جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o

ماہنامہ

العصر

پشاور
پاکستان

مئی 1999ء محرم ۱۴۱۹ھ

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

العصر پشاور

فہرست مضامین

اداریہ		۲
[illegible]	مفتی غلام الرحمن	۵
[illegible] القرآن	مفتی [illegible] حسن	۱۰
[illegible] مسائل	مفتی غلام الرحمن	۲۰
[illegible]	پروفیسر [illegible]	۲۵
[illegible]	محمد [illegible]	۳۶
ترکی میں اسلام اور سیکولرزم کی کشمکش		
[illegible]	مفتی [illegible] حسن	۴۲
تبصرہ کتب	مولانا [illegible] حسین [illegible]	۴۵

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمن نے [illegible] پرنٹنگ پریس [illegible] پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر [illegible] پشاور سے شائع کیا

العصر اور آپ کی [illegible]

[illegible]

1. [illegible] ضلع [illegible]
2. مولانا [illegible] صاحب [illegible]
3. مولانا مفتی محمد [illegible] روڈ [illegible]
4. مولانا [illegible] ضلع [illegible]
5. [illegible] ضلع [illegible]
6. [illegible] پاکستان [illegible]
7. مولانا [illegible] صاحب [illegible] دارالعلوم سعیدیہ [illegible] ضلع [illegible]
8. [illegible] ضلع چارسدہ
9. [illegible] روڈ [illegible]
10. مولانا [illegible] تحصیل [illegible] ضلع [illegible]
11. مولانا [illegible] جامع مسجد [illegible]
12. مولانا مفتی محمد [illegible] خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ [illegible]
13. مفتی محمد [illegible] چارسدہ
14. مفتی [illegible] العلوم [illegible] روڈ [illegible]
15. [illegible] چارسدہ

صدائے عصر

مدیر مسئول

پابزنجیر زرداری! ہیچ نداری!!!!

صرف پاکستان میں نہیں بلکہ عالم اسلام میں مرد اول کا لقب پانے والے
جمہوری پاکستان کی سابقہ خاتون وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا سرتاج آصف علی زرداری
تنگ و تاریک کوٹھڑی میں حیات مستعار کی گھڑیاں گن رہا ہے جبکہ بے نظیر بھٹو
کے فیصلہ سنانے سے قبل ملک سے نکل کر عملی طور پر جلا وطنی کی زندگی گزار رہی
عدالت کے فیصلے کی رو سے میاں و بیوی خیانت کے جرم کے مرتکب پائے گئے ہیں
سپریم کورٹ کی کارروائی تا حنوز باقی ہے ممکن ہے عدالت عالیہ سے ملزمان کو کوئی ریلیف
یا کہیں ان کی سیاسی موت پر مہر ثبت ہو کر سیاسی میدان میں اٹھنے کا موقع نہ مل سکے
ملزمان کے نزدیک یہ انتقامی رد عمل ہے جبکہ ارباب اقتدار کے نزدیک یہ بے لاگ احتساب
کی کھلی دلیل ہے جس سے بلحاظ منصب و عہدہ کوئی مستثنیٰ نہیں۔

یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارے ہاں کوئی مجرم اپنے جرم کا اعتراف نہیں کرتا
سیاسی لبادہ اوڑھ کر قوم کے مجرم اور خائن ملک کے قانون سے لڑتے ہیں' قانون
بغاوت کرتے ہیں۔ قومی املاک اور ملکی مفادات پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ اولاً" تو ایسے
مجرموں کی گرفت مشکل ہوتی ہے وہ قانون میں اپنے لئے اتنی گنجائش چھوڑ دیتے ہیں
ان کی چوری ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے اگر بالفرض کسی ذریعہ سے خیانت ظاہر ہو جائے
اس کو انتقامی کارروائی اور رد عمل قرار دے کر خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ
ہے کہ ملکی وسائل چند ہاتھوں میں محبوس ہیں۔ چند خاندانوں کا اقتدار کے ایوانوں پر قبضہ
ہے جو آئے دن حلیے بدل کر اقتدار کی کرسی پر بیٹھے رہتے ہیں اگر واقعی ان کا محاسبہ ہو
پھر یہ لوگ اقتدار میں شرکت کا نام نہیں لیں گے۔ خدا کرے احتساب کا عمل شفاف
جائے ارباب اقتدار آئندہ کے لئے اپنا انجام دیکھتے ہوئے قدم اٹھائیں گے لیکن احتساب کے

...خلاف ہونے کا دعویٰ کرنا مشکل ہے ورنہ ایوان میں اچیاس افزاؤ کے بجلی چور نوٹے
...ے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہوتی اور ان پر بجلی چوری جیسے سنگین جرم ثابت ہونے پر ان کو
...ں سے نکال باہر کر دیا جاتا لیکن ابھی تک اس سے چشم پوشی ہی کی جا رہی ہے۔

...بے نظیر حکومت میں زرداری اسم بامسمیٰ ثابت ہوئے۔ دولت کے دروازے آپ
...کھل گئے۔ کراچی سے لے کر خیبر تک ہر ایک صاحب ثروت اپنی آمدنی میں زرداری کو
...شریک سمجھ رہا تھا۔ جہاں کہیں کمیشن کی بات آتی تو موصوف کا نام سرفہرست ہوتا
...کوئی افسر یا وزیر کسی سے رشوت کی بات کرتا تو زرداری کا نام لے کر وصولی یقینی ہوتا۔
...حالات میں آپ کے بارے میں حصول زر کی داستانیں فرضی تھیں یا واقعی لیکن ملک و
...ملک اس کا بڑا چرچا ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی سرپرستی میں بڑے
...بڑے فنکاروں نے اس میدان میں قسمت آزمائی کی اور یوں ملک کرپشن کے میدان میں
...بین الاقوامی طور پر چوتھے نمبر کے اعزاز سے مالا مال ہوا۔ آج زرداری خود کہہ رہا ہے کہ
...میں کوئی غریب نہیں ہوں۔ موروثی جائیداد کا مالک ہوں خدا کرے کہ اس سے زیادہ زر
...رہے کیونکہ زرداری بننے کے لئے مال کا کوئی تعین نہیں اور نہ کسی حد پر اس کی انتہا ہے
لیکن جیل کی کوٹھڑی میں رہتے ہوئے آج آپ کچھ نہیں رکھتے ہیں۔ آپ کی حالت قابل
...زنا ہے آپ کی تمام تر پونجی ذلت اور رسوائی میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ آپ کی
رفیقہ حیات وزیر اعظم بنت وزیر اعظم خود اپنی تنہائی کی شکایت کر رہی ہے۔ کبھی آقا
کلنٹن اور کبھی سابقہ گورے آقا کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہے لیکن کہیں سے تاحال
...شنوائی نہیں ہو رہی۔

خدا کرے کہ عدالتی فیصلہ آئندہ کے لئے حکمرانوں کی اصلاح کا باعث ہو کیونکہ
...ضروری نہیں کہ آج کا حکمران ہمیشہ کے لئے حکمران رہے اگر یہ آج کسی سے حساب کر
...رہا ہے کل اس کو بھی حساب کے لئے تیار رہنا ہے اور اپنے کئے ہوئے میزانیہ پیش کرنا
ہوگا اس فیصلہ سے گاڑی ایک اچھے رخ پر روانہ ہوئی ہے آئندہ جا کر یہ فیصلہ دور رس
...نتائج کا حامل ہے۔ تاہم اس نازک میدان میں دور رس نتائج کا حامل فیصلہ کرنا خود عدالت
کی آزمائش ہے تاکہ ارباب اقتدار یا حزب اختلاف کے عنوانات سے بے نیاز ہو کر فیصلہ

ہو۔ وہی فیصلے معاشرہ پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

عدالتی فیصلہ اور سابقہ حکمران جوڑے کی ہزیمت و رسوائی سے یہ
سے مخفی نہیں کہ قومی املاک میں خیانت کے ارتکاب پر کن حالات کا سامنا
اگرچہ ملزمان ایسے فیصلے میں اپنی دفاع کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن پھر بھی
کو جس رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اس کے اثرات سے ہر ایک واقف ہے' اس سے
سبق سیکھنا چاہئے کہ جب دنیا کی ایک عدالت کے فیصلہ ہونے پر رسوائی کی یہ حالت
قیامت کے دن احکم الحاکمین کے دربار سے اپنے کیے کی سزا سن کر کیا کیفیت ہوگی؟
قومی املاک کی خیانت کا ارتکاب ایک سنگین جرم ہے۔ نجی املاک میں خیانت کرکے
معافی کا امکان ہوتا ہے' ہوسکتا ہے کہ حق ادا ہو یا صاحب حق سے درگزر کی در
کرکے معافی مل جائے۔ لیکن تیرہ کروڑ کی حق تلفی کرکے اس کا کیا انجام ہوگا
وسائل پر ڈاکہ ڈال کر تیرہ کروڑ انسانوں سے چوری کی سزا کیا ہوگی یہی وجہ ہے کہ
کے دن ایسے شخص کے سر پر ایک جھنڈا نصب ہوگا جو دور سے دکھائی دے گا یہ
نشانی ہوگی کہ یہ شخص قومی خیانت کا مرتکب پایا گیا ہے۔ قیامت کی کیفیت کسی
نہیں ہوگی اور نہ اس میں کسی گواہ کی ضرورت ہے مجرم کے ہاتھ پاؤں زبان خود اس
ہوں گے۔ ایسی معیاری گواہی ہوگی جس سے جھٹلانے کے کسی کو طاقت نہیں۔ پھر یہ
ہے کہ اخروی محاسبہ کا دائرہ کار محدود نہیں کسی جرم کا فیصلہ اس کے دسترس سے باہر
اور نہ کسی کا منصب و عہدہ یا قوم و حسب کسی فیصلہ پر اثر انداز ہوگا۔ پوری مخلوق
کے ہوئے اعمال میں محبوس ہوگی کسی کو سر اٹھانے کی طاقت نہیں ہوگی۔ ایسے سخت
پر ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک پوری انسانیت اپنے کیے ہوئے
کے محاسبہ کے لئے تیاری کرے۔ کاش ہمارے حکمران واقعی اس دن کا خیال رکھیں
ایمان پر محنت ہو اور اعمال میں روح پیدا ہو تو کوئی دور نہیں کہ آج بھی عمر بن عبدالعزیز
پیدا ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے پختہ ایمان چاہئے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر
عصمۃ الرحمٰن عفی عنہ
١٢/٢/١٤٢٠ھ

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

یایھا الناس اعبدو اربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم
لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء نباء" - وانزل
من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لعلکم فلا تجعلوا الله
اندادا وانتم تعلمون

اے لوگو عبادت کرو اپنے اس رب کی جس نے تم کو اور تم سے گزشتہ لوگوں کو
پیدا کیا۔ عجب نہیں کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ۔ وہ ایسی ذات ہے جس نے تمہارے لئے
زمین کو فرش اور آسمان کی چھت بنا دی اور اوپر سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے تمہارے
کے لئے پھل نکالے پھر کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے بھی

ان: تین جماعتوں کے تفصیلی تذکرہ کے بعد اعتقادیات کا بیان ہو رہا ہے نو آیات میں
کے تین اہم ابواب منظور نظر ہیں یہ تین ابواب درجہ ذیل ہیں۔
(ا) توحید باری تعالیٰ (ب) رسالت محمد ﷺ (ج) تصور آخرت
اول الذکر مسئلہ شریعت خداوندی کا وہ اہم مسئلہ ہے جو تمام انبیاء کا متفقہ چلا
رہا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس پیغمبر کو بھیجا تو توحید باری اس کی دعوت کا بنیادی باب
رہا۔ چنانچہ ہر پیغمبر نے اپنی نبوت یا رسالت کی دعوت سے پہلے توحید خداوندی کا سبق دیا۔
تمام شرائع کا مشترکہ مشن یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے دل میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت
بیٹھ جائے یہ عقیدہ راسخ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا معبود ہے۔ اس کے علاوہ کسی مخلوق کی
عبادت جائز نہیں۔ نزول قرآن کے وقت اکثر عرب شرک کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے
اس لئے قرآن مجید نے اس پر بڑا زور دیا ہے' اللہ تعالیٰ کے وجود کا مسئلہ ایک بدیہی
بھی ہو پھر بھی عقل اس کے ادراک کے لئے

کافی ہے - حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پا
لوگ آئے جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر تھے - ان لوگوں نے آپ سے وجود با
کے بارے میں سوال کیا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے اس وقت مت چھیڑو میں ا
مسئلہ کی سوچ و فکر میں مشغول ہوں جس کی ابھی ابھی اطلاع مجھے دی گئی ہے
سامان تجارت سے ایک لدی ہوئی کشتی دریا کے کنارے کھڑی تھی کوئی بھی اس کی
کے لئے نہیں تھا اور نہ کوئی چلانے والا ہے لیکن بغیر کسی چلانے والے کے
پڑی اور دریا میں رواں دواں ہے - دریا کی بڑی بڑی موجوں سے مقابلہ کرنے
نکل آئی ہے ان لوگوں نے کہا یہ کیسا مسئلہ ہے اس پر سوچنے میں وقت ضائع نہ کر
بغیر چلانے والے کے کسی کشتی کا چلنا عقلاً ممکن نہیں - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہے تمہاری حالت پر! جب ایک کشتی چلانے والے کے بغیر نہیں چل سکتی تو عقل
لا محدود مضبوط نظام سے بھرہوئی دنیا اس کے خالق کے بغیر کیسے چل سکتی ہے
مطلق کے وجود کی دلیل ہے لیکن اثبات وجود کے بعد مسئلہ توحید خفا میں تھا اور سب
اہم بھی تھا -

اس خفا اور اہمیت کی وجہ سے قرآن اس پر مختلف قسم کے دلائل دے رہا
کبھی عقلی، کبھی نقلی اور کبھی دلائل وحی ہوتے ہیں - " یایھا الناس " سے مخلوق
کی دعوت دیتے ہوئے عقلی دلائل کا سلسلہ چھیڑا جا رہا ہے - اس آیت نمبر 21 اور 22
توحید پر پانچ عقلی دلائل دیتے ہوئے فرمایا -

اے لوگوں اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا - اپنی پیدائش
غور کرنے کی دعوت ایسی دلیل ہے جو کسی منطقی مقدمات کا محتاج نہیں - عالم اور جاہل
اس سے آگاہ ہیں کہ عدم سے وجود میں آنے پر انسان کن دشوار گزار مراحل سے
ہے - ایک انسان جب زندگی کے ایسے مرحلے پر پہنچتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے وجود
بارے میں اس کو پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کو ایام ماضیہ پر نگاہ ڈالنی چاہئے کہ
مادر میں علوق سے لے کر اس مرحلہ تک پہنچنے میں اس پر کون کونسے حالات گزرے ہیں
ان مراحل سے صحیح سلامت لانے میں جو قدرت کارفرما ہے جس نے قدم بقدم اس

بھی وہ ذات ہے ... کی وہی ذات اس کا رب ہے اور وہی اس کی عبادت کا حقدار ہے یہ ایک
... اور آسان دلیل ہے جس سے کسی کو انکار کی مجال نہیں -
پھر قرآن نے دلائل کا یہ سلسلہ وسیع کرتے ہوئے دوسرے درجے میں فرمایا "
... میں " قبلکم " صرف تمہاری پیدائش نہیں بلکہ تم اپنے آباؤ اجداد کی
... غور کرو جو بظاہر تمہاری زندگی کا سبب بنا - ان کو کس نے پیدا کیا؟ " من قبلکم
... بہت وسیع ہے اگر نزول قرآن کے وقت بعثت نبوی سے قبل زندگی پر غور و خوض
... کی دعوت تھی تو آج چودہ سو سالہ اسلامی زندگی بھی گزشتہ اقوام کی فہرست میں شامل
... آئندہ جو بھی آئے گا خواہ قیامت کے قیام سے چند گھڑی قبل کیوں نہ ہو - پوری
... نسل کا مطالعہ اس کے لئے " من قبلکم " کا درجہ رکھتا ہے چونکہ امت
... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت یافتہ امتوں کی آخری امت ہے، اس کے بعد کسی پیغمبر کا آنا ممکن
... اور نہ کسی امت کا وجود ممکن ہے اس لئے زیر نظر آیت میں استقبال کے بجائے
... ماضی اور حال پر غور کرنے کی دعوت دی - دلائل کے درمیان میں فرمایا " لعلکم
تتقون " یعنی توحید باری تعالیٰ اپنانا اور اس کی عبادت کرنا تمہیں جہنم کی آگ سے نجات
... کا ذریعہ ہے - اس میں تمہاری نجات ہے - " الذی جعل لکم فراشا الارض
... یہ سلسلہ دلائل کی تیسری کڑی ہے اس رب نے تمہیں اور تمہارے اسلاف کو پیدا
... زندگی گزارنے کے لئے پورے اسباب مہیا کئے، کسی میدان میں تمہیں بے نوا نہیں
... اس نے زمین تمہارے لئے فرش بنایا - اس کو اعتدال کی ایسی حالت میں بچھایا کہ
... کسی سختی یا نرمی سے تکلیف نہیں ملتی - اگر زمین اس طرح سخت ہوتی جس پر چلنا
... مشکل رہتا یا پانی کی طرح نرم ہوتی پھر بھی تمہارے فائدے کی نہیں رہتی اس لئے اللہ
تعالیٰ نے اعتدال کی حالت میں اس کو رکھا جس پر تم چلتے پھرتے ہو اور زندگی گزارنے کے
... زمین بروئے کار لاتے ہوئے ہر قسم کے فائدے اٹھاتے ہو -
" والسماء بناء " یہ دلیل کا چوتھا حصہ ہے، اے انسان جیسا کہ نیچے دیکھتے
... زمین تجھے اللہ تعالیٰ کی توحید کا سبق دیتی ہے - اوپر نظر اٹھا کر اگر دیکھیں تو آسمان پر
... پڑتے رک جاتی ہے کہ بغیر کسی ستون کے اتنی بڑی چھت پھر اس کو چمکیلے اور جگمگ

کرتے ہوئے ستاروں سے مزین کرکے انسان کی زندگی کے لئے خادم بناتا ہے سوا
وہی ذات عبادت کے لائق ہیں

۰ پانچویں درجہ میں فرمایا کہ زمین سے فرش اور آسمان سے چھت بنا
مسئلہ حل ہونے کے بعد پھر روٹی کا مسئلہ بھی اس کے ذریعے پورا کیا اوپر سے پا
زمین سے تمہارے لئے زراعت کے بڑے خزانے کھول دیئے یہی تمہیں رزق
ہیں۔

دلائل خمسہ کے تذکرہ کے بعد قرآن نے ایک نرالے انداز میں انسان
سے انکار کرنے پر طعنہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اس کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ
شریک ٹھہرانا جائز نہیں پس تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ حالانکہ
سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن انسان کو اپنی نفس،
کی تاریخ، زمین و آسمان اور ان کے قائم شدہ نظام میں غور و خوض کی دعوت دیتا ہے
لئے یہ بھی مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ کائنات عالم میں غور و خوض کرے۔ اس کائنات
جانے، ریسرچ و تحقیق کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دے۔ معلوم ہوا کہ سائنسی علوم
حصہ لینا مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے، ہماری بدقسمتی ہے کہ دشمنان اسلام نے ایسی کوشش
کیں گویا عصری علوم میں تحقیق و ریسرچ مسلمان کے لئے شجرہ ممنوعہ ہے حالانکہ تحقیق
اولین علمبردار مسلمان ہے یہ الگ بات ہے کہ مسلمان محقق اور غیر مسلم سکالر کا زاویہ
یا نقطہ نظر مختلف ہے۔ غیر مسلم کی سوچ و فکر محدود ہے وہ صرف دنیوی مفادات
میدان تک اپنی محنت مخصوص رکھتا ہے جبکہ مسلمان محقق کی منزل اس سے آگے ہے
تحقیق کے میدان میں مسلمان جتنی ترقی کرے گا، اتنا ہی اس پر معرفت کے رموز کھلیں گے
۔ ایمان کی عظیم دولت سے سرشار ہو کر تحقیقی میدان میں جستجو اور تحقیق کرنے والا اللہ
تعالیٰ کے نزدیک عقل مند ہے آج کل لوگ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ مذہب مسلمان پر
تحقیق کے دروازے بند کرتا ہے یہ سراسر جھوٹ اور فریب ہے۔ اسلام تو مسلمان سے یہی
کہتا ہے اس سفر کی انتہا نہیں اور نہ کسی خاص نکتہ پر پہنچنا اس کی منزل مراد ہے۔ زندگی کی

...زی تک اس میدان سے وابستہ رہنا مسلمان کا شیوہ ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ
کہ اس عظیم مقصد کو مادی ترقی تک محدود رکھنا اس میدان سے غداری ہے بلکہ اس
تحقیق روحانی ترقی کا ذریعہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہو کسی
ہے کہ یہ مشکل ترین مراحل سے گزر کر نتیجہ یہ رہے "ربنا ما خلقت ھذا
اے ہمارے رب تو نے اس کو بغیر کسی فائدہ کے پیدا نہیں کیا۔ ظاہر ہے کہ
مفادات اس سے خود بخود حاصل ہوں گے۔ لیکن دنیوی مفادات پر پر تعیش زندگی
ٹھہرانا مسلمان کا مصرف نہیں۔ اس کی محنت ایسی ہو کہ ایک طرف اس سے دنیا کی یہ
زندگی پر سکون گزرے اور دوسری طرف اخروی ابدی زندگی کی سرخروئی اور کامیابی
مولا میسر کرے یہی دنیوی و اخروی سعادت مندی ہے۔

خوب صورتی اور پائیداری کی ضمانت
چپس
بہترین اور دیدہ زیب چپس
خریدنے کے لئے
گل چپس فیکٹری
یاد رکھیں
گل چپس فیکٹری ورسک روڈ پشاور
فون نمبر 27328

سادہ اور آسان معاش

مفتی ذاکر و

معیشت کا مسئلہ اتنا گمبھیر اور مشکل بن گیا ہے کہ اس کے صحیح حل ماہرین معاشیات کو نظر نہیں آرہا۔ ساری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے۔ اگر اسلامی تعلیمات کو اپنائیں تو دیگر مسائل کی طرح اسلام میں اس کا بھی بہترین حل موجود ہے جس میں کسی خاص اجتماعی منصوبہ بندی کی ضرورت بھی نہیں بلکہ انفرادی طور پر اس کو حل کر سکتے ہیں۔ ہر طرف سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ مہنگائی ہے۔ وسائل معاش پر اجارہ داروں کا قبضہ ہے۔ معاشی انصاف مفقود ہے۔ مادہ پرستی اور مادیت کی دوڑ ہے اس نفسا نفسی کے عالم میں غریب لوگوں کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ واقعی اگر جائزہ لیا جائے تو معیشت اور وسائل معیشت بے رحم درندوں کے مضبوط اور آہنی پنجوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ایسے بے رحم اور قوی درندے کے منہ سے نوالا چھیننا یا ان کے ساتھ خوراک میں شریک ہونا موت کو دعوت دینا ہے۔ ان غلط معاشی پالیسیوں اور ان کے نقصانات کے حل کے لئے ماہرین ہر وقت سوچتے رہتے ہیں لیکن مسئلہ جوں کا توں ہے۔ اسلام کی برکت سے ہمارے پاس اس کا سیدھا اور آسان حل موجود ہے اس پر عمل مشکل بھی نہیں اور نہ ہی کوئی آپ کے سامنے رکاوٹ بن سکتا ہے۔ وہ ہے سادگی، اسلامی معیشت یعنی زندگی۔

اگر ہم پر تکلف، پر آسائش، اسراف و عیاشی اور مادیت والی زندگی کو چھوڑ کر سادہ اور قناعت والی زندگی بسر کرنا شروع کر دیں تو کافی حد تک ہمارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس موضوع کے اندر کافی وسعت ہے اس کے ہر پہلو پر مکمل سیر حاصل بحث کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے لیکن اس مختصر مضمون میں اس کے بعض اہم اور ضروری باتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مال کمانا کسی کے اختیار میں نہیں کہ کتنا مال آئے گا بعض اوقات آنے والا قیمتی مال بھی ہاتھ سے نکل جاتا ہے لیکن مال کا خرچ تو ہر ایک کے اختیار میں ہے اس لئے اول مال کے خرچ کرنے کا ایک ضابطہ ہونا چاہئے۔ ...

[illegible] لکھتے ہیں: پہلے سوچ لیا کہ یہ خرچ کرنا موافق حکم الٰہی کے ہے یا نہیں اگر ہوا [illegible] نہ کیا اور اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی معصیت میں خرچ کرتا ہے تو [illegible] اور اگر اطاعت میں خرچ کرتا ہے تو اگر وہ اطاعت حد وجوب و فرضیت تک [illegible] زکوٰۃ وغیرہ تو خرچ کرنا فرض اور واجب ہے اور اگر حد نفل تک ہے جیسے [illegible] تو اگر کسی عیال وغیرہ کا اس میں حق ضائع ہوتا ہو خرچ کرنا ناجائز اور اگر [illegible] ضائع نہیں ہوتا لیکن خود پریشان ہو کر صبر نہ کر سکے گا تو بھی ناجائز ورنہ جائز اور [illegible] نہ طاعت ہے نہ معصیت بلکہ مباح ہے جیسے فواکہ و لذائذ میں تو اگر نیت [illegible] علی معصیت کی ہے تو گناہ ہے اور اگر نیت تقویت علی الطاعۃ کی ہے تو ثواب ہے اور اگر محض دل خوش کرتا ہے تو مباح ہے۔

(بیان القرآن)

[illegible] معاش کی حقیقت

حضور ﷺ کا ارشاد ہے ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین اپنے آپ کو ناز و نعمت میں پرورش کرنے سے بچاتے رہنا اس لئے کہ [illegible] کے نیک بندے ناز و نعمت میں لگنے والے نہیں ہوتے۔

[illegible] کی سادگی

[illegible] میں ہے کہ حضور ﷺ نے تمام عمر میں اپنی وفات تک کبھی جو کی روٹی بھی دو دن لگاتار [illegible] بھر کر نوش نہیں فرمائی۔ کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ کبھی چپاتی نہیں کھائی۔ [illegible] کی تشتریوں میں کبھی نہیں کھایا۔ کھانا بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھ کر کھاتے۔ اگر [illegible] جو کی روٹی اور بدمزہ چربی کی دعوت کرتا اس سے بھی عذر نہ فرماتے۔ کھانے میں عیب [illegible] نہ لگاتے تھے۔

آپؐ کا لباس نہایت سادہ ہوتا تھا - فقیرانہ اور درویشانہ زندگی تھی - ...
آپ کا تہمد اور چادر - کرتہ اور جبہ اور کمبل تھا - جس میں پیوند لگا ہوتا تھا - آپ ...
لباس پسند تھا۔ آپ کی پوشاک عموماً سفید ہوتی تھی - سرخ اور سبز خطوط والی یمنی ...
تھی، سر سے چمٹی ہوئی ٹوپی تھی، اونچی ٹوپی کبھی استعمال نہیں کی - عمامہ کے نیچے ...
التزام تھا -

بستر

آپ کا گدا ایک چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی ...
اوقات ایک بوریئے پر سویا کرتے تھے - حصیرہ (بوریا) آپ کا بستر تھا -

نعلین

نعلین مبارکین چپل کے طرز کے تھے - نیچے ایک تلا اور اوپر دو تسمے لگے ...
ہوتے تھے جن میں انگلیاں ڈال لیتے تھے - اندازہ لگائیں سردار دو جہاں ﷺ کی ...
معاشی کا - اسی طرح حضرت عمرؓ 22 لاکھ مربع میل رقبہ کے فرمان رواں ہیں لیکن ان ...
قمیض میں پیوند لگے تھے - حضرت احنف بن قیس ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے پاس تھے ...
ایک پیالہ میں جو کی روٹی اور روغن زیتون لایا گیا - حضرت احنف کو آپ نے کھانے میں ...
شرکت کی دعوت دی مگر احنف سے سادہ کھانا نہ کھایا گیا - حضرت احنف نے ام ...
المومنین حضرت حفصہ سے اس کا تذکرہ کیا اور یہ صلاح دی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو ...
وسعت عطا فرمائی ہے اگر اپنی خوراک اچھی رکھیں اور کشادگی سے کام لیں تو اچھا ہو گا ...
حضرت حفصہ نے یہ سفارش حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کی حضرت عمرؓ رونے لگے اور فرمایا ...
کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ تین آدمی ایک دوسرے کے ساتھی بنے پھر ایک ساتھی ایک ...
راستہ اختیار کر کے آگے چلا گیا پھر دوسرا بھی اسی راہ سے آگے چلا گیا اب اگر ان کا تیسرا ...
ساتھی اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے تو کیا یہ اپنے ساتھیوں کو پا لے گا ...
حضرت حفصہ نے کہا نہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے نبیؐ دنیا سے تشریف لے گئے اور ...

... سے گزر گئے ہیں۔ لیا پھر حضرت صدیق اکبرؓ بھی اسی راہ پر گامزن رہے اب اگر ...
... حضرت عمرؓ دنیوی لذتوں میں مشغول ہو گیا تو ان حضرات تک کیونکر رسائی پا سکتا ہے -

... تکلف

اس سادہ طرز زندگی کے ساتھ تکلف میل نہیں کھاتا - زندگی کے تمام پہلوؤں ...
... تکلف کو ترک کرنا ہو گا - حضورؐ کا ارشاد ہے البذاذة من الایمان ترک زینت ...
... کے شعبوں میں سے ہے - مومن کی تمام تر توجہ آخرت کی طرف ہوتی ہے ایسی ...
... جس میں توجہ اور وقت صرف کیا جائے ورنہ فی نفسہ اسلام میں زینت اور صفائی ...
... مطلوب ہے - اسلام کی مطلوبہ ظاہری طہارت اور موجودہ میک اپ میں زمین و آسمان کا فرق ...
... نماز پڑھتے نہیں اور غسل خانوں میں گھنٹوں وقت ضائع کرتے ہیں - ٹوتھ پیسٹ، ...
... صابن، تیل، کنگھی، بالوں کا ڈرائی کرنا، فل میک اپ، کپڑوں کی استری، لباس کی ...
... بوٹوں کی پالش وغیرہ ایسے امور ہیں جس نے زندگی میں وقت جیسا قیمتی سرمایہ ضائع ...
... ہے اس پر تکلف میک اپ کے ساتھ وضو اور نماز پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے - اسی طرح ...
... امور میں بھی تکلف کا ترک مطلوب ہے، حدیث میں آتا ہے ان العباس بنی ...
... فقال له النبیؐ اهدمها - حضرت عباسؓ نے بلا ضرورت بالا خانہ بنایا تھا تو حضورؐ ...
... نے فرمایا اس کو منہدم کردو - دوسری حدیث میں ہے "مر بجنبذة معلاة فقال ...
... من هذه قالوا الفلان فلما جاءه الرجل اعرض عنه یعنی ایک بلند قبہ پر ...
... گزرے تو پوچھا کہ یہ کس کا ہے لوگوں نے کہا فلاں کا ہے جب وہ صاحب آئے تو حضورؐ ...
... نے ان سے اعراض فرمایا -

ترک تکلف کی ترغیب

حضورؐ کا ارشاد ہے اغسلوا ایدیکم ثم اشربوا فیما فلیس من اناء ...
اطیب من الید اپنے ہاتھوں کو دھو کر ان میں پانی پیا کرو - اس لئے کہ کوئی برتن ہاتھ ...
سے زیادہ پاکیزہ نہیں - حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھ بھی گلاس وغیرہ کا کام دے سکتا ہے

Scanned with CamScanner

کتنی بے تکلفی ہے۔

مباح تفریح

سادہ طرز زندگی اور تکلف سے پاک معاش کا یہ مطلب نہیں کہ تفر
مباح تفریح سے لطف اندوز نہ ہو۔ اس سادہ طرز زندگی کے ساتھ جائز سیر و تفر
ہے۔ حدیث میں آتا ہے ان النبی کان یحب ان ینظر الی الخضر
الماء الجاری حضورؐ سبزی اور رواں پانی کی طرف نظر کرنے کو پسند فرماتے تھ
اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں۔ فیہ ان الاستمتاع بالمباح مالم یغل ف
نیا فی کمال الزھد کما یزعمہ المتقشفون مباح سے نفع حاصل
زھد کے منافی نہیں جب تک اس میں غلو نہ ہو بخلاف خشک لوگوں کے۔

اس حدیث سے سیر اور تفریح کا جواز ثابت ہے لیکن آج کل تمام تفر
بدنگی اور بے حیائی کے اڈے بن گئے ہیں اگر کوئی ایسا وقت کسی کو معلوم ہو کہ موا
اختلاط اور بے حیائی کے مناظر اس وقت نہیں تو سیر کے لئے چلا جائے' ورنہ کیا س
دریا' پارک' پہاڑی مناظر' تاریخی مسجد اور خوبصورت مقام ایسا نہیں جہاں بے حیائی
ہجوم نہ ہو۔ اس لئے بہت محتاط رہنا چاہئے۔ الحاصل کثرۃ مباح اور مباحات میں انہما
نہیں ورنہ فی نفسہ مباح سے محظوظ ہونا جائز ہے۔

بخل

سادہ طرز زندگی میں اس بات کا خیال بھی ضروری ہے کہ کہیں بخل کی حد
چھونا شروع نہ کردے کیونکہ بخل بھی شریعت کے نزدیک مذموم ہے۔ حضورؐ کا فرمان
اول فسادھا البخل یعنی میری امت میں فساد کی ابتداء بخل ہے۔ اسی طرح فرمایا:
جنت میں داخل نہ ہوگا' شریعت نے انفاق مال کے جو راستے متعین کئے ہیں ان میں خ
نہ کرنا بخل ہے۔ مثلاً زکوۃ' حج' قربانی یا کسی کا واجب نفقہ جو اس کے ذمہ ہو۔

اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے مال کی وسعت دی ہے تو سادہ اسلامی زندگی کے ساتھ
نعمت کا تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کبھی کبھی اظہار کر سکتا ہے۔ اس لئے
کے کچھ اثرات بدن وغیرہ پر ظاہر ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ایک دفعہ حضورؐ
لائے تو آپ کے بدن مبارک پر ایسی چادر تھی جس کی قیمت ایک ہزار درہم
طرف پوری زندگی سادہ تھی۔ حدیث میں ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی بندے کو
نوازتے ہیں تو بندے پر اس کا اثر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے
شکر النعمۃ افشاءھا من جملہ شکر نعمت کے یہ بھی ہے کہ اس کا اظہار کیا
لیکن اس اظہار نعمت میں غرور' تکبر اور فخر سے بچنا بہت ضروری ہے۔ حضورؐ کا ارشاد
سے بچے رہنا چاہئے اور ضرورت کے بقدر نعمتوں کا استعمال قابل ملامت نہیں۔
ارشاد ہے کل واشرب والبس من غیر مخیلۃ کھاؤ' پیو اور پہنو مگر فخر
سے بچے رہو بڑی جامع حدیث ہے۔ ماکولات' مشروبات اور ملبوسات میں اظہار
مشروط اجازت ہے۔ شرط یہ ہے کہ تکبر و غرور نہ ہو۔

معاش کے حصول کا طریقہ

اخراجات میں کمی کرے۔ ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے۔ ارشاد ہے جو خرچ میں
روی اختیار کرے وہ فقیر نہیں ہوتا۔
اگر بقدر ضرورت میسر ہو تو آئندہ کی فکر نہ کرے ارشاد ہے اپنے اوپر زیادہ غم سوار نہ
جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا جتنی روزی تمہاری ہے وہ آکر رہے گی۔ ارشاد ہے
منہوم فی الدنیا لا یشبع طالب دنیا کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ زیادہ کی حرص فضول

معاش میں توکل بھی ضروری ہے۔ حدیث میں آتا ہے اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ پر توکل
تو تم کو پرندوں کی طرح رزق دیں گے جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر

لوٹتے ہیں - مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں اس میں صراحتاً" توکل کی تعلیم
کسب معاش کی سعی کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ پرندوں کی صبح و شام کی آمد
طلب معاش کی سعی ہے -

(4) قناعت کے فوائد پر غور کرے مثلاً" قناعت کے ساتھ اسراف، اشراف، تبذیر
اور سوال جیسی مذموم چیزوں سے نجات ملتی ہے اور استغناء جیسی قیمتی دولت ملتی ہے
کا ارشاد ہے آدمی کی عزت لوگوں سے اس کے استغناء میں ہے -

(5) مالداروں اور دنیا داروں کے انجام پر سوچیں - فرعون، ہامان، قارون، شداد
دین مالداروں کے انجام پر نظر رکھے - اس کے مقابلہ میں نیک مسلمان فقراء کے حالات پر
غور کرے - خود حضورؐ نے فقر کو پسند کیا اگرچہ آپ کا فقر اختیاری تھا لیکن پھر بھی
کو پسند نہیں کیا - ایک حدیث میں آتا ہے تحفة المومن فی الدینا الفقر
مومن کا تحفہ فقر ہے' رہا وہ فقر جو حدیث کی رو سے آدمی کو کفر تک پہنچاتا ہے تو
سے دور لوگوں کا غیر اختیاری فقر ہے -

(6) مال کی زیادتی کے خطرات سوچیں - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انما اموالکم واولادکم
فتنة تمہارے اموال اور اولاد فتنہ و آزمائش ہیں - حضورؐ کا ارشاد ہے میری امت
مال ہے - مال کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے - ضروری نہیں کہ ہر مالدار سخت گناہگار
لیکن پھر بھی بعض کبیرہ گناہوں کا تعلق مال کے ساتھ ہے مثلاً" شراب، جوا، زنا،
خوری، تکبر، غرور، حسد، عجب، فخر، حرص، بخل اور لمبی امیدیں وغیرہ ایسے گناہ ہیں جو
والوں میں پائے جاتے ہیں - آدمی یہ تصور کرے کہ مبادا مال کی زیادتی کی وجہ سے
گناہوں میں مبتلا ہو جاؤں لہٰذا موجودہ سادہ معاش ان گناہوں والی معاش سے بدرجہا

لوگ سادہ معاش کی طرف کیوں نہیں آتے

جو لوگ سادہ زندگی کو پسند نہیں کرتے وہ دنیا کی حقیقت سے بے خبر ہیں
دنیا کی بے ثباتی اور حقیقت کا یقین دلوں میں جگہ پکڑ جائے تو دنیا میں معمولی عیش

بہت جائیں گے - جس طرح بھی زندگی بسر ہو اس پر صابر اور شاکر رہیں گے - شہر کے
مقامی بسوں میں لوگوں کو سفر کرتے ہوئے دیکھیں - کوئی سیٹ پر بس کے اندر بیٹھتا ہے
کوئی بس کے اندر کھڑا ہے - کوئی بس کے گیٹ کے ساتھ لٹکا ہوا ہے - کوئی بس کی چھت
بیٹھا ہوا ہے - آرام وہ وہ ہے جس کو سیٹ ملی ہے - بقیہ مسافر سب تکلیف میں ہیں
لیکن پھر بھی یہ سفران کے روزمرہ کا معمول ہے' اس کی وجہ کیا ہے' وجہ صاف ظاہر ہے
میل دو میل کا سفر ہے کس طرح طے ہو جائے گا اس کے بعد گھر میں آرام کے ساتھ
ہیں گے - اپنے اس روزمرہ کے سفر کو معمولی سمجھ کر روزانہ بس میں اگر جگہ ملے یا نہ
خود کو کسی طرح بس میں اڈجسٹ (سمانے) کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اسی طرح
دنیاوی سفر کو طے کرنے کے لئے معیشت کی گاڑی میں کسی طرح خود کو اڈجسٹ کرنا چاہئے
معیشت کی گاڑی کی جس درجہ میں جگہ مل گئی منزل (آخرت) تک پہنچ جائے گا - اب
ذی آخرت کے مقابلہ میں دنیا کے سفر کو مختصر سمجھ کر معیشت کی گاڑی کے سادگی
درجہ میں بیٹھ کر اپنے اس فانی سفر کو طے کرنا شروع کردے تو آخرت کے سنورنے
ساتھ ساتھ دنیا میں بھی کسی قسم کی پریشانی نہ ہوگی -

دنیا کی حقیقت

سادہ زندگی کو اپنانے کے لئے دنیا کی حقیقت کو جاننا چاہئے - ورنہ دنیا کی محبت
ہوتے ہوئے سادہ معاش کی طرف لوٹنا مشکل ہے - اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اعلموا انما
الحیوة الدنیا لعب و لهوو زینة و تفاخر بینکم و تکاثر فی
الاموال والاولاد تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دنیوی حیات (ہرگز قابل
اشتغال مقصود نہیں کیونکہ) وہ محض لھو و لعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک
دوسرے پر فخر کرنا (قوت و جمال اور دنیوی ہنر و مال میں) اور اموال اور اولاد میں ایک کا
دوسرے سے اپنے کو زیادہ بتلانا ہے (یعنی مقاصد دنیا کے یہ ہیں کہ بچپن میں لھو و لعب کا
شغل رہتا ہے اور جوانی میں زینت و تفاخر کا اور بڑھاپے میں مال و دولت آل اولاد کو گنوانا اور
یہ سب مقاصد فانی اور خواب و خیال محض ہیں) (بیان القرآن) اس آیت میں دنیا کی

Scanned with CamScanner

حقیقت کی اتنی بہترین اور واضح منظر کشی ہوئی ہے جو اپنی مثال آپ ہے دنیا کی محبت سے مادیت کی دوڑ میں زبردست مقابلہ ہے لوگ ایک دوسرے سے دنیاوی ہر میدان میں بڑھنا چاہتے ہیں - اس تسابق کے لئے مال چاہئے اور مال کے لئے ذرائع ضروری ہیں، ذرائع کی دو قسمیں ہیں حلال اور حرام' مادہ پرست انسان حصول مال کے ذرائع میں جائز و ناجائز کا فرق نہیں کرتا - غریب آدمی مادہ پرستوں کی دوڑ میں شریک ہونا چاہتا ہے لیکن پیچھے رہ جاتا ہے - پھر اس کی زبان پر شکوہ شکایت ہر وقت جاری رہتی ہے -

تنگ معیشت والوں کا علاج

اگر غور کیا جائے تو حقیقت میں بہت کم لوگوں کی معیشت بظاہر تنگ ہے علاج تو یہی ہے کہ سادہ معیشت کو اپنائیں - اکثر لوگوں کی معیشت تنگ ہوتی ہے حقیقت میں تنگ نہیں ہوتی بلکہ یہ تنگی معیشت خود ان کا اپنا اختیاری فعل ہے -

چادر کے مطابق پاؤں نہیں پھیلاتے - غیر ضروری اشیاء کی بھرمار ہے جوتوں کے کئی جوڑے کپڑوں کے درجنوں جوڑے' برتنوں کے مختلف سیٹ' ڈیکوریشن پیسز میں میچنگ اور پھر یہی لوگ تنگی معیشت کو روتے ہیں - میرے خیال میں ان کا یہ اثنا عشریہ والوں کی طرح اختیاری رونا ہے - ان غیر ضروری اشیاء پر دولت صرف کرنے کے لئے ان کو کس نے مجبور کیا - معاشرہ کا ایک فرد اگر تھوڑی دیر کے لئے سوچتا ہے کہ یہ اشیاء غیر ضروری ہیں اگر نہ ہوں تو کچھ فرق نہیں پڑتا پھر فوراً" اس کو دوسرے کا خیال آتا ہے کہ ان کے پاس یہ اشیاء سب موجود ہیں اور میرے پاس نہیں کیا میں ان سے کم ہوں میں کیوں ان سے پیچھے رہوں - ان اشیاء کے بغیر جاننے والوں میں کیسے زندگی بسر کروں گا کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا - ان خیالات نے لوگوں کی زندگی کو اجیرن کر دیا ہے - اسلام نے ان کا علاج بتلایا - اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ حضور کا ارشاد ہے کہ جب آدمی کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے جو مال میں یا صورت میں اپنے سے اعلیٰ ہو تو اس شخص کی طرف بھی غور کرے جو ان چیزوں میں اپنے سے کم ہو - یہ حدیث صاف بتلا

رہی ہے جو لوگ تنگی معیشت کا رونا روتے ہیں ان کی غلطی یہ ہے کہ مال میں اپنے سے اعلیٰ لوگوں کو دیکھتے ہیں پھر ان کی برابری کا سوچتے ہیں اس طرح ان تک پہنچنے کے لئے اپنی زندگی کو مصیبت میں ڈال دیتے ہیں یہ لوگ اگر مال میں اپنے سے کم پر نظر رکھتے تو بات تنگی معیشت تک نہ پہنچتی -

زیادہ تگ و دو اور فکر کی ضرورت نہیں

حدیث میں آتا ہے اجملوا فی طلب الدنیا فان کلا میسر لما خلق لہ منھا دنیا حاصل کرنے کی سرسری کوشش کرو - انہماک نہ کرو - ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس کے لئے مقدر ہے اگر زیادہ کما لیا تو نہ زیادہ کھا سکتا ہے اور کھائے گا بھی تو نقصان ہوگا۔ حدیث میں ہے اذا قل احدکم الطعام ملئی جوفہ نوراً" جب تم میں سے کوئی کھانے میں تقلیل کرتا ہے تو اس کا باطن نور سے بھر جاتا ہے -

لہٰذا ننانوے کے پھیر میں پھنسنا صحیح نہیں جتنا زیادہ کمائے گا اگر حلال ہوا تو حساب دینا پڑے گا اگر حرام ہے تو عذاب کے لئے تیار رہے - مال کی زیادتی کا نتیجہ حساب یا (عذاب) ہے -

معیشت کی تنگی دور کرنے کے لئے کوئی کہتا ہے کہ وسائل معاش بڑھاؤ - کوئی کہتا ہے سرمایہ داروں سے دولت اور وسائل معاش چھین لو - کوئی کہتا ہے تعلیم اور وسائل میں مساوات پیدا کرو لیکن آسان بہتر اور سادہ معاش کی طرف آنے کے لئے کوئی نہیں کہتا جس میں نہ اجتماعی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے نہ کسی سے جنگ کی ضرورت ہے نہ کسی کو ناراض کرنا پڑتا ہے - حضورؐ اور خلفاء راشدین کی سادہ' بے تکلف اور فقر والی زندگی ہمارے لئے بہترین مشعل راہ ہے - اگر حضورؐ اور خلفاء راشدین چاہتے تو دنیا میں پر تعیش زندگی گزار سکتے تھے - کسی چیز کی کمی نہ تھی لیکن باوجود سب کچھ کے فقر اور زہد والی زندگی کو ترجیح دے کر امت کے لئے سبق چھوڑ گئے کہ سادہ معاش اختیار کر کے دونوں جہانوں کی کامیابیاں حاصل کرو -

Scanned with CamScanner

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

مدرسہ میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا

ہمارا دینی مدرسہ ہے جس کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے البتہ تعلیم کا سلسلہ جاری ہے
فنڈ میں عطیات کے علاوہ زکوٰۃ کی رقم ملتی ہے۔ جبکہ زکوٰۃ کی رقم زیادہ ہوتی ہے۔ مد
میں پندرہ طلباء رہائشی ہیں اور سات اساتذہ تدریس کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں سوا
ہمیں کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ زکوٰۃ کی رقم مصرف میں خرچ ہو اور ہمارا ذمہ فارغ ہو۔

بینوا توجروا

مولانا فصیح الرحمٰن

شیر شاہ

الجواب وباللہ التوفیق

عطیات کی رقم مدرسہ کی ہر ضرورت میں صرف ہو سکتی ہے لیکن زکوٰۃ کی رقم مدرسہ
ضرورت میں صرف کرنا مشکل ہے۔ فقہاء کرام کی تصریحات کی روشنی میں اس مد
ضروری ہے کہ غریب اور فقیر کو زکوٰۃ کی رقم کا باقاعدہ مالک قرار دے۔ دین کے طل
بلاشک زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہیں ان کو زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے علاوہ دین
ترویج، سربلندی کے لئے ایک بہترین کاوش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام لکھتے ہیں:
علماء و طلباء پر زکوٰۃ خرچ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

والتصدق علی الفقیر العالم افضل من التصدق علی الجاہل (ھندیہ ج۱ ۱۸۷)

فقیر عالم پر صدقہ کرنا جاہل پر صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔
زکوٰۃ کو اپنے مصرف میں خرچ کرنا بڑا نازک مسئلہ ہے۔ خود ہمیں مدرسہ بناتے وقت یہ
فکر دامن گیر تھی کہ زکوٰۃ کی رقم کیسے خرچ ہو جس سے اطمینان حاصل ہو، اساتذہ کرام
اور رفقاء سے مشورہ کے بعد ہم نے جامعہ میں زکوٰۃ خرچ کرنے میں یہ طریقہ اپنایا ہے کہ
طلباء کو داخلہ دیتے وقت یہ معاہدہ کیا جاتا ہے کہ تم اپنے اخراجات کے خود ذمہ دار ہوں
گے ظاہر ہے کہ مدارس میں اکثر طلباء نادار ہوتے ہیں ذاتی طور پر اخراجات کا تحمل نہیں
رکھتے اس لئے ہم ہر قمری مہینہ کے آخر میں زکوٰۃ میں دی ہوئی رقم سے ہر طالب کو
اخراجات کی تخمینہ رقم دیتے ہیں۔ مثلاً سال رواں میں ہر طالب پر کل خرچہ سات سو
روپے کے لگ بھگ تھا۔ تو ہر طالب علم کو 700 روپے دیئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی طالب
علم کل اخراجات خود ادا کرتا ہو تو اس کو یہ رقم نہیں دی جاتی۔ ایسا ہی سادات کو بھی زکوٰۃ
کی رقم نہیں دی جاتی ہے اور جو طالب علم جزوی اخراجات برداشت کرتے ہوں۔ مثلاً
ایک طالب علم دو سو روپے ماہانہ چندہ دیتا ہو تو اس کو ہم 500 روپے دیتے ہیں۔ یوں
طالب علم کو اس رقم کا باقاعدہ مالک قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے تیسرے دن اگر یہ
طالب علم جامعہ سے رخصت ہوتا ہو تو وہ اپنی یہ رقم ساتھ لے جائے اور مدرسہ کو نہ
دے تو مدرسہ اس پر کسی کبیدہ خاطری کا شکار نہیں ہوتا صرف اخراجات میں طالب علم
کے نام پر رقم لکھی جاتی ہے۔ لیکن جو طالب علم مدرسہ میں رہتے ہوئے کھاتا پیتا ہو۔
ضروری بات ہے کہ اس کو اخراجات کے لئے یہ رقم جامعہ کو واپس کرنی ہو گی تو وہ ملکیت تام
ہو کر واپسی پر یہ رقم ہر مد میں خرچ کی جا سکتی ہے۔ اس طریقہ تملیک پر ہمیں اطمینان
ہے بہرحال بصورت بحمد اللہ ہمارے پاس جس شخص کی زکوٰۃ ہوتی ہے اس کو ہم بتا سکتے ہیں
کہ آپ کی زکوٰۃ ہم نے کس وقت کس طالب علم کو دی ہے۔ خدا کرے اس سے کوئی بہتر
طریقہ سامنے آئے تو اسے اختیار کرنے میں ہمیں خوشی ہو گی تاہم جس حیلہ میں باقاعدہ
تملیک نہ ہو صرف حرل کے طور پر کسی کو مالک بنایا جاتا ہو اس سے اطمینان مشکل ہے۔

واضح رہے کہ ہمارا تعلیمی سال یکم شوال سے شروع ہو کر دوسرے سال کے شعبان پر ختم ہوتا ہے اس دوران یہ ضروری ہوتا ہے کہ تمام زکوٰۃ ادا ہو کر دوسرے سال کے لئے کھاتہ منجمد رہے۔

آپ حضرات اگر یہ طریقہ اختیار کریں تو اس میں اطمینان کی صورت پائی جاتی ہے تملیک کے بعد زکوٰۃ کی رقم ہر جگہ خرچ ہو سکتی ہے۔

رشوت کی رقم لیکر مسجد میں خرچ کرنا

سوال۔ ایک نو تعمیر محلہ والوں اپنی ضرورت کے لئے رشوت دیکر اپنی باری سے قبل گیس اور بجلی کنکشن حاصل کئے پھر باہمی طور پر ایک کمیٹی بنا کر یہ فیصلہ کیا آئندہ کے جو لوگ یہاں آکر جگہ خریدیں ان سے گیس اور بجلی کے کنکشن دینے کے لئے دو ہزار روپے ادا کرنے ہوں گے۔ یہ درحقیقت اس رقم میں اپنا حصہ ڈالنا ہے جو ابتدائی موقع پر کنکشن وصول کرتے ہوئے بطور رشوت دی گئی ہے تاہم کمیٹی والوں نے اس رقم کے لئے بہترین مصرف مسجد قرار دیا۔ اس لئے اس کالونی والوں میں یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ یہ رقم وصول کر کے مسجد میں دی جاتی ہے۔ یہاں پر دو باتیں قابل غور ہیں

(۱) کیا کمیٹی والوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ یہ رقم لوگوں سے یوں وصول کرتے ہیں اور بطور رشوت دی ہوئی رقم میں آئندہ آنے والوں کو شریک رکھیں۔

(۲) کیا ایسی رقم وصول کر کے مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں۔

بینوا توجروا

ڈاکٹر نثار محمد اسلامیہ کالج پشاور

الجواب وباللہ التوفیق

(۱) اس میں کوئی شک نہیں کہ بجلی اور سوئی گیس کا حصول شہری کا بنیادی حق ہے۔ جس علاقہ میں بجلی اور گیس پہنچ جائے تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں میں حسب قانون باری باری تقسیم کرے۔ اور لوگوں کو کنکشن دیا کرے۔ لیکن ایسی حالت میں جہاں

عملہ کی طرف سے لوگوں کو حق سے محروم رکھنے کا باعث ہے وہاں ان کی حق کی وصولی کا یا تحت عملہ رکاوٹ پیدا کر کے صارفین کو تنگ کرنے کا باعث ہو

دفع ظلم کے لئے رشوت دینا جائز ہے اگرچہ رشوت لینے والے کے لئے یہ کسی صورت میں جائز نہیں کہ وہ رشوت لے۔

صورت مسئولہ میں جب اس کالونی میں اولین رہائش رکھنے والوں نے گیس اور بجلی والوں کے اہلکاروں کو رشوت کے طور پر رقم دی ہے تو ان کی مجبوری کی وجہ سے ان کا یہ اقدام جائز تھا۔ لیکن یہ صرف ان تک محدود رہے گا آنے والے خریداروں کی طرف سے یہ لوگ کہ کوئی نمائندے اور نہ ان پر انہوں نے کوئی ذمہ داری ڈال دی ہے اس لئے بعد میں آنے والوں کو اس میں شریک رکھنے کی کوئی خاص وجہ نظر نہیں آئی۔ اگر غور کیا جائے تو اولین رہائشی لوگوں نے رشوت دینے کی قیمت درحقیقت وصول کی ہے کیونکہ ابتداء میں ان کو یہ زمین بھی سستی ملی ہوگی جبکہ بعد میں آنے والوں سے بنیادی سہولیات کی وجہ سے قیمت زمین زیادہ وصول کی جاتی ہے۔ اس لئے کمیٹی والوں کے لئے ان لوگوں سے یہ رقم وصول کرنا جائز نہیں۔

(۲) ایسی ناجائز رقم مسجد میں صرف کرنا دوسری غلطی ہے۔ مسجد کے لئے حلال اور پاک رقم کا ہونا ضروری ہے۔ جو رقم حرام ذرائع آمدنی سے وصول ہو مسجد میں اس کا خرچ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ ہے کہ مسجد کے لئے ایسی رقم اکٹھی ہو جس میں حرمت کا شبہ نہ ہو۔

علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔

قال تاج الشریعۃ اما لو انفق فی ذلک مالا خبیثا او مالا سببہ الخبیث والطیب فیکرہ لان اللہ تعالیٰ لا یقبل الا الطیب فیکرہ تلویث بیتہ بما لا یقبلہ

(رد المحتار علی الدر المختار ج ۲/ ۴۳۲ باب احکام المساجد من الوقف)

ترجمہ: تاج الشریعہ نے کہا ہے کہ اگر کسی نے مسجد حرام مال خرچ کیا یا ایسا مال جس کے ذرائع جائز اور ناجائز ہوں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف حلال مال قبول کرتا ہے۔ لہٰذا مسجد کو ایسے حرام مال سے گندہ کرنا جائز نہیں۔

Scanned with CamScanner

مسجد کا چندہ جبری طور پر وصول کرنا

سوال :- مسجد کی تعمیر کے لئے کمیٹی والے اہل محلہ پر چندہ مقرر کرکے لگاتے ہیں بعض اوقات لوگ دینے میں بخل سے کام لیتے ہیں تو کمیٹی والے ان سے جبری طور پر چندہ وصول کرتے ہیں یہاں تک اگر کوئی چندہ نہ دے تو اس سے ترک موالات کیا جاتا ہے کیا اس طریقہ پر مسجد کے لئے چندہ وصول کرنا جائز ہے یا نہیں۔

بنوانہ
وار
اسلامیہ

الجواب و باللہ التوفیق

مسجد کے لئے چندہ ثواب کی نیت سے دیا جاتا ہے۔ مذکورہ طریقہ سے چندہ وصول کرنے میں اخلاص باقی نہیں رہتی جو عمل کے لئے بنیادی چیز ہے۔ جبری طور پر وصول کرنے میں طیب خاطر باقی نہیں رہتی جو کسی کے مال حلال ہونے کے لئے بنیادی شرط ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لایحل مال امری مسلم الابطیب نفسہ (مسند احمد بیہقی)

کسی مسلمان کا مال اس کی رضا کے بغیر جائز نہیں۔

مسجد میں یہ ضروری نہیں کہ یہ پختہ ہو اور اس پر زیادہ خرچ ہو مسجد کی آبادی نمازیوں کی کثرت سے ہے جو عام مساجد میں بھی ممکن ہے اس لئے چندہ کے لئے جبر کرنا لینا مستحسن نہیں تاہم اگر لوگوں کو مسجد کے اخراجات کہہ کر چندہ ان کی مرضی پر چھوڑا جائے تو وہ زیادہ بہتر ہے۔

و

معاشی بحران سے نکلنے کی راہ

(مقالہ نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں)

پروفیسر ...
تخت بھائی کالج

عصر حاضر کا یہ ایک عجیب المیہ ہے کہ سائنس کی اتنی ترقی کے باوجود بے چارہ انسان مسائل کے ایک لامتناہی سلسلے میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کی زندگی کو خوشحال اور آسودہ بنانے کے لئے روزانہ نت نئے ایجادات ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود اس کے غم اور پریشانی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جوں جوں اس کی آسودگی کے اسباب بڑھتے جارہے ہیں نت نئے مسائل پیدا ہوتے جارہے ہیں۔ غرض یہ کہ ہر راحت اپنے ساتھ ایک نئی مصیبت لے کر آتی ہے۔ انسان جتنا ان مسائل کے سلجھانے کی کوشش کرتا ہے مسائل سلجھنے کی بجائے الجھتے جارہے ہیں اور اسی طرح اس فکر امروز و فردا میں انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

آج انسان کو بے شمار مسائل در پیش ہیں لیکن اگر ان تمام مسائل کا بغور جائزہ لیا جائے تو ان مسائل میں سب سے بڑا اس کا اقتصادی مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ اہم کیوں نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل اس مسئلہ کے متعلق ہدایات دی تھیں اور فرمایا تھا الاقتصاد فی النفقة نصف المعیشة والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السئوال نصف العلم

حضور کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ خرچ میں میانہ روی آدھی زندگی ہے لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور اچھا سوال کرنا نصف علم ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں معاشی مسائل کو جو اہمیت حاصل ہے اس سے پہلے کبھی حاصل نہ تھی۔ آج انسانی ذہن پر جو رجحان سب سے غالب اور قوی ہے وہ معاشی

رجحان ہے لیکن اگر ہم حال کو چھوڑ کر ماضی کی طرف جائیں تو اس دور میں بھی اقتصادی
اس وقت کا ایک اہم مسئلہ دکھائی دیتا ہے اور علمائے قدیم نے اس موضوع پر بہت زیادہ
زور قلم صرف کیا تھا۔

علمائے قدیم نے مختلف عنوانات کے تحت اس موضوع پر کافی محنت کی ہے۔ علمائے قدیم
کی تصانیف میں مندرجہ ذیل تصانیف کافی اہمیت رکھتی ہیں

(۱) کتاب الخراج لابی یوسف یعقوب بن ابراھیم متوفی ۲۰۳ھ

(۲) کتاب الاموال لابی عبید القاسم بن سلام متوفی ۲۲۴ھ

(۳) کتاب الاکتساب فی الرزق المستطاب للامام محمد ابن الحسن بن فرقد الشیبانی متوفی

(۴) کتاب حق الفقیر للامام بن حزم الظاهری متوفی ۴۵۶ھ

(۵) کتاب الاشارۃ الی محاسن التجارۃ للامام ابی الفضل جعفر بن علی الدمشقی

(۶) کتاب الفلاحۃ والمفلوکین للامام احمد بن علی الدلجی متوفی ۷۹۹ھ

عصر حاضر کو معاشیات کا دور کہا جاتا ہے موجودہ دور میں اس موضوع پر کافی کتابیں لکھی
گئیں ہیں ان میں مندرجہ ذیل تصانیف کافی اہمیت رکھتی ہیں۔

(۱) اسلامی معاشیات کے نام سے مولانا مناظر احسن گیلانی نے ایک نہایت بہترین کتاب
لکھی ہے

(۲) مولانا حفظ الرحمن سیوہاری نے "اسلام کا اقتصادی نظام" لکھ کر اقتصادیات کے
موضوع پر ایک عظیم احسان کیا ہے۔

(۳) سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا اسلامی معاشی نظام سے موازنہ نامی تصنیف میں
مولانا شمس الحق افغانی نے باطل نظامہائے حیات کی قلعی کھول دی ہے

(۴) مفتی عبدالسلام چاٹگامی کی کتاب "اسلامی معیشت کے بنیادی اصول" میں عصر
حاضر کے بعض مسائل کو نہایت بہترین انداز میں زیر بحث لایا گیا ہے

(۵) ڈاکٹر نور محمد غفاری نے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی" میں حیات
طیبہ کے بعض اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔

(۶) ڈاکٹر نور محمد غفاری کی تصنیف " اسلام کا نظام مالیات" میں اسلام کے نظام ٹیکس
کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۷) "ہمارا معاشی نظام" جسٹس محمد تقی عثمانی کی تصنیف ہے جس میں اور مباحث کے
علاوہ دور جدید کے دو اہم مسئلوں نظام بینکاری اور نظام مزارعت کو اسلامی سانچے میں
ڈھالنے کی تجاویز دی گئی ہیں۔

(۸) حیدر زمان صدیقی کی تصنیف "اسلام کا معاشیاتی نظام" اسلام کے معاشی مسائل کو
سمجھنے کے لئے ایک مختصر مگر جامع تصنیف ہے

(۹) "سوشلزم یا اسلام" نامی کتاب میں پروفیسر خورشید احمد نے سوشلزم کے بلند بانگ
دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے۔

(۱۰) مولانا مودودی نے "معاشیات اسلام" نامی تصنیف میں ملکیت زمین مسئلہ سود،
زکوٰۃ اور بیمہ کے مسائل پر نہایت مدلل بحث کی ہے۔ (تلك عشرة كاملة)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام نے غربت اور معاشی کمزوری کو کبھی بھی نظر استحسان
نہیں دیکھا بلکہ حلال مال و دولت کو خدا کا فضل کہا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے فاذا قضيت الصلوٰة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل
الله الخ نمبر ٤

اس کے علاوہ احادیث میں بھی حلال مال کو ایک انسان کے لئے بہترین عطیہ گردانا گیا ہے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اچھا مال ایک صالح انسان کے لئے ایک بہترین نعمت
ہے نمبر 5

ان کے علاوہ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا

Scanned with CamScanner

اللهم انی اعوذبك من فتنة النار و عذاب النار و فتنة القبر و عذاب القبر و شر فتنة الغنی و شر فتنة الفقر نمبر 6

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح مال ودولت کا زیادہ ہونا ایک فتنہ اور آزمائش ہے اسی طرح غربت اور تنگدستی بھی ایک فتنہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔

فقر وفاقہ اور افلاس سے پناہ مانگنے کے باوجود حضور کا مقصد کبھی یہ نہیں رہا کہ پیٹ کا مسئلہ انسانی ذہن پر اس قدر مسلط ہو جائے کہ صبح وشام بس یہی ایک فکر اس کو دامن گیر ہو اور وہ روپے اور اشرفی کا غلام بن کر رہ جائے اسی وجہ سے حضورؐ نے فرمایا ہے تعس عبدالدینار و عبدالدرهم نمبر 7 روپے اور اشرفی کا غلام ھلاک ہو جائے۔

انسان کا مقصد خدا کی عبادت اور بندگی ہے اگر خدا کی جائے وہ مال ودولت کو اپنا معبود بناتا ہے تو اس کا سفر اپنی منزل سے الٹے سمت میں شروع ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ اپنے مقصد سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔

اسلام کا مقصد انسان کی روحانی سربلندی ہے اور یہ روحانی سربلندی اس کو تب حاصل ہوگی جب وہ اللہ تعالی کی عبادت اور مخلوق خدا کی خدمت کو اپنا مقصد زندگی بنائے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آج کی دنیا ایک طرف مادہ پرستی اور دوسری طرف معاشی کشمکش کی لعنت میں گرفتار ہے۔اسلام مسلمانوں کو دونوں سے نجات دلاتا ہے اور اسے ایک ایسا نظام عطا کرتا ہے جو مادہ اور روح دونوں پر محیط ہے اور دونوں کے تقاضے بیک وقت پورا کرتا ہے۔

اسلام کے علاوہ دیگر نظاموں نے انسانی زندگی کو انتہائی محدود نگاہوں سے دیکھا ہے اور اس کا سلسلہ موت پر ختم کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ صرف اپنے خواہشات نفس کی پیروی کرنے لگتا ہے اور اسی طرح مال ودنیا کی محبت اس کے رگ وریشے میں سرایت کرجاتی ہے۔

اسلام خوشحالی اور آسائش کی زندگی میسر کرنے سے منع نہیں کرتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ہدایت ضرور کرتا ہے کہ یہ مال ودولت اور آرام کی زندگی دوسروں کے استحصال اور ان پر ظلم وزیادتی کرنے سے حاصل نہ ہو بلکہ حلال ذرائع استعمال کر کے جتنا مال و دولت انسان کما سکتا ہے اس کو کمانے کی اجازت ہے ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی کام کرنے والے بندے کو پسند کرتا ہے۔

ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کو اچھی طرح سے طلب کرو کیونکہ ہر انسان کے لئے وہ بات آسان کردی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے نمبر 9

اسد الغابہ میں ہے کہ ایک مرتبہ سعد الانصاری رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا۔ حضور کی شان تو نرالی تھی وہ اپنے صحابہ کے ایک ایک حرکت کو غور سے جانچتے تھے۔سعد الانصاریؓ کے ہاتھ پر انہوں نے کچھ کھردراپن محسوس کیا انہوں نے حضرت سعد سے پوچھا۔ سعد! یہ کھردراپن کیسا ہے ؟انہوں نے جواب دیا جناب میں نعل بندی کا کام کرتا ہوں اور اسی سے اپنا رزق کماتا ہوں۔ حضور نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا یہ وہ ہاتھ ہے جسے آگ کبھی نہ چھوئے گی نمبر 10

اسلام ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل مزدور کی عظمت بیان کی۔ یوم مئی کو لیبر ڈے منانے والے اسلام کی تعلیمات سے واقف نہیں ہیں ۔اسلام نعروں سے زیادہ عمل پر زور دیتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے ایک مزدور کو جو حقوق دیئے ہیں وہ دنیا کے کسی مصلح، کسی لیڈر اور کسی ٹریڈ یونین نے نہیں دیئے ہیں۔ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری سے فرمایا۔

اے ابوذر! یہ تمہارے نوکر تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالی نے آپ کا ماتحت بنایا ہے ان کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو ان کو اس قسم کے کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو ان کے ذمے اتنا مشکل کام مت لگاؤ جو وہ نہ کر سکتے ہوں۔ جب تم کوئی ذمے داری ان کے حوالے

کرو تو اس ذمہ داری کے ادا کرنے میں ان کی مدد کرو۔ نمبر11

ایک روایت میں حضورؐ فرماتے ہیں مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا

کر دیا جائے۔ نمبر12

ایک مزدور کی مزدوری کو اس کا حق سمجھ کر ادا کیا جائے اور خیرات یا زکوٰۃ کی طرح ایک

قسم کی رعایت سمجھ کر ادا نہ کی جائے بقول علامہ اقبال کے

دست دولت آفرین کو مزد یوں ملتی رہی

اھل ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکات نمبر13

موجودہ دور کی بری روایات میں سے ایک بری روایت یہ بھی ہے کہ حقوق کے لئے تو ہر

قسم کے نعرے لگتے ہیں لیکن اپنے فرائض کے متعلق کوئی بھی نہیں سوچتا۔ حقوق و

فرائض کے درمیان ایک قسم کا ربط ہے۔ فرائض میں کوتاہی سے حق ضرور متاثر ہوتا ہے

حقوق و فرائض کے درمیان توازن کو عصر حاضر کا ایک محقق ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"اسلام نے اپنے نظام فکر و عمل میں حقوق کے حصول کی بجائے فرائض کی ادائیگی پر زیادہ

زور دیا ہے حق کا مسئلہ فی الحقیقت فرض کے مقابلے میں ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر فرض

ٹھیک ٹھاک ادا ہو تا رہے تو حق کا مسئلہ سرے سے پیدا نہیں ہوتا۔ جوں ہی فرض کی

ادائیگی معطل ہوتی ہے حق کا سوال ابھرتا ہے۔ جس پر کوئی فرض عائد ہوتا ہے اس کی

حیثیت دینے والے کی ہے اور جس کا حق بنتا ہے اس کی حیثیت وصول کنندہ کی ہے۔ اگر

فرض با قاعدگی سے ادا ہو رہا ہے تو وصول کنندہ کو دعوائے حق (Claim)

کی ضرورت ہی نہیں پڑتی نمبر14

حقوق و فرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ حقوق و فرائض کا سلسلہ گھر کی چار دیواری سے

شروع ہو کر معاشرے کے تمام طبقوں میں جاری و ساری ہے۔

موجودہ دور میں ہمارے اقتصادی معاملات افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ ایک طرف وہ

سرمایہ دار اور جاگیر دار طبقہ ہے جو بے انتہا دولت کا مالک ہے۔ ہمارے ملک میں اتنے

بڑے بڑے وڈیرے موجود ہیں جن کو اپنے جائداد کے حدود اربعہ کا بھی پتہ نہیں۔

دوسری طرف ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی موجود ہے جن کے پاس رہنے کے لئے ایک

معمولی سا چھپر بھی نہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام انسان کو انفرادی ملکیت کا حق

دیتا ہے لیکن انفرادی ملکیت کے حق کو استحصال کا ذریعہ نہیں بنایا جا سکتا۔

سرمایہ دارانہ نظام کو تقویت دینے کے لئے بعض حضرات یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ

اسلام میں غیر محدود ملکیت کی گنجائش موجود ہے۔ راقم یہ تسلیم کرتا ہے کہ اسلام نے

دولت جمع کرنے کی کوئی حد بندی نہیں کی ہے لیکن قرآن کریم میں ایسے سرمایہ داروں کو

دردناک عذاب کی بشارت دی گئی۔ جو غریبوں اور فقیروں کا حق ادا نہیں کرتے۔

کیا یہ قرآن حکیم کا حکم نہیں ہے کہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان گردش نہ کرے؟

خلفائے راشدین کے دور کو ہم ایک معیاری دور کہہ سکتے ہیں لیکن اسی دور میں حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنا ایک فیصلہ سناتے ہیں ولو استقبلت من امری

ما استدبرت لا خذت فضول اموال الاغنیآء فقسمتها علی فقراء

المهاجرین - نمبر15

حضرت عمر فاروق کے ان الفاظ کا مطلب یہ ہے اگر شروع میں میری رائے وہ ہوتی جو بعد

میں ہوئی تو میں مالداروں کا فاضل مال لے کر اسے مہاجرین میں تقسیم کر دیتا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں جو مالی اتار چڑھاؤ پیدا ہو گیا تھا حضرت عمر اس خلیج کو کم

کرنے کے لئے کوئی سخت نوعیت کا فیصلہ کرنے والے تھے مگر شاید زندگی نے مہلت نہ دی۔

احادیث سے یہ ثابت ہے کہ جب کسی ملک میں معاشی بحران پیدا ہوتا ہے ملک کی عام

آبادی بھوک اور افلاس کا شکار ہو جاتی ہے تو حکومت عام لوگوں کی ضروریات پوری کرنے

کے لئے غیر معمولی اقدامات کر سکتی ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ

۲۲۳

Scanned with CamScanner

عیدالاضحیٰ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پابندی لگائی تھی کہ ایام تشریق کے
بعد کوئی شخص قربانی کا گوشت اپنے گھر میں سنبھال کر نہ رکھے بلکہ اپنے ضرورت مند
محتاج بھائیوں کو کھلائے کیونکہ وہ سال بہت تکلیف کا تھا اور عام لوگ بھوک کی وجہ سے
سخت تکلیف میں مبتلا تھے لیکن دوسرے سال جب حالات پر معمول آگئے تو یہ پابندی ختم
کردی گئی- نمبر 16

ہم اگر اپنے ملک کے عام حالات کا جائزہ لے لیں تو عوام کی اکثریت ضروریات زندگی سے
محروم ہے- سال میں دو تین بار آٹے کا بحران پیدا ہوتا ہے- ہر دوسرے تیسرے دن
اخبارات میں یہ خبر پڑھنے کو ضرور مل جاتی ہے کہ ملک کے فلاں حصے میں ایک بے روزگار
نوجوان نے خودکشی کرلی- شاید یہ خبر بھی قارئین نے پڑھی ہوگی کہ پنجاب کے کسی گاؤں
میں ماں نے بھوک سے تنگ آکر اپنی بچیوں کو زہر آلود روٹی کھلوائی تاکہ نہ رہے بانس نہ
کیا ان حالات کا تقاضا نہیں ہے کہ حاکمان وقت اپنے ملک کے امیر طبقے سے غریبوں کی
ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے کچھ مال و دولت جبراً لے لیں؟ راقم کا خیال ہے
سرمایہ داروں کے بعض ایجنٹ اس کو انفرادی ملکیت میں مداخلت سمجھیں گے حالانکہ دور
صحابہ میں ہمیں اس قسم کے واقعات ملتے ہیں-

بلال بن حارث مزنیؓ کو حضور ﷺ نے ایک قطعہ زمین بطور عطیہ دی تھی- جب حضرت
عمر فاروق کا دور آیا تو انہوں نے دیکھا کہ بلال بن حارث تمام قطعہ زمین کو سنبھال نہیں
سکتے اور اسی طرح زمین کا کافی حصہ بنجر پڑا ہے- عمر فاروق نے پہلے تو بلال بن حارث مزنی
کو نوٹس دیا کہ تم اپنی تمام زمین کو کاشت میں لاؤ ورنہ ہم اس قطعہ زمین کو تم سے جبراً لے
لیں گے جس کو تم کاشت نہیں کرسکتے- اسی طرح عمر فاروقؓ نے وہ قطعہ زمین بلال بن
حارث سے جبراً لے لی جس کو وہ کاشت نہیں کرسکتے تھے- نمبر 17

جس طرح اموال غیر منقولہ میں مصلحت امت کی خاطر یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے تو اموال

منقولہ میں یہ حکم کیوں نافذ نہیں کیا جاسکتا؟

مولانا تقی امینی "احکام شرعیہ میں حالات و زمانہ کی رعایت" میں لکھتے ہیں جب قوم طبقاتی
کشمکش میں مبتلا ہو سرمایہ ایک طبقہ میں سمٹ کر رہ گیا ہو اور دوسرا طبقہ وسائل معاش سے
محروم ہو کر نان جویں کا محتاج ہو تو ایسی حالت میں عدل و توازن پیدا کرنے کے قوانین
اس وقت سے یقیناً مختلف ہوں گے جب کہ قوم خوشحال ہو اور معاشرتی عدم توازن
محرومی کی حد تک نہ پہنچا ہو- نمبر 18

ایسے حالات کے متعلق مشہور مفسر امام رازی لکھتے ہیں-

فانہ لا خلاف انہ اذانتھت الحاجۃ الی الضرورۃ وجب علی الناس ان
یعطوہ مقدار رفع الضرورۃ وان لم تکن الزکواۃ واجبۃ علیھم ولو
امتنعوا من الاعطاء جاز الاخذ منھم قھراً نمبر 19

امام رازی کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگوں کے حاجات ضروریات کی حد تک پہنچ جائیں تو
صاحب حیثیت لوگوں کے لئے دینا واجب ہے جس سے لوگوں کی ضروریات پوری
ہو جائیں اگرچہ ان پر زکواۃ واجب نہ ہو- لیکن اگر صاحب حیثیت لوگوں نے دینے سے
انکار کر دیا تو ان سے جبر لینا لازم ہے- انفرادی ملکیت کو شجر ممنوعہ سمجھنے والے امام رازی
کے ان الفاظ سے کیا جواب دیتے ہیں؟

امام ابن حزم المحلی ج 6 میں لکھتے ہیں-

یہ تو عام بات ہے اگر ایک مسلمان بھوک سے قریب المرگ ہو تو حالت اضطرار میں اس
کے لئے مردار یا خنزیر کھانا جائز ہے لیکن اگر اس کے مسلم یا ذمی ساتھی کے پاس کچھ خورد و
نوش کی فاضل اشیاء موجود ہوں تو اس صورت میں اس کے لئے خنزیر یا مردار کھانے کی
اجازت نہیں ہے کیونکہ جس کے پاس خورد و نوش کی فاضل چیزیں موجود ہوں اس پر
بھوکے کو کھانا کھلانا فرض ہے- نمبر 20

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارے ملک میں دہشت گردی، اغوا برائے تاوان اور قتل و غارت کا جو بازار گرم ہے اس کا واحد سبب یہی ہے کہ آج ہمارے ملک میں اقتصادی توازن نہیں ہے۔ ملک میں امن و امان کی فضاء قائم کرنے کے لئے سب سے پہلے بنیادی بات یہ ہے کہ معاشرے سے معاشی بگاڑ کو ختم کیا جائے کیونکہ نان شبینہ محتاجی انسان کو جھوٹ، فریب اور قتل و غارت گری پر اکساتی ہے۔ اسلام کے نظام اقتصاد سے انحراف کے نتیجے میں طبقاتی جنگ، معاشرتی ظلم، احتکار اور ایک دوسرے کا استحصال جیسے سنگین مسائل پیدا ہوئے جو آج کل بنی نوع انسان کے لئے ایک چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ اسلام کے نظام اقتصاد پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ نظام چودہ سو سال پرانا اور فرسودہ ہے اور اس میں دور حاضر کے مسائل کو حل کرنے کی طاقت نہیں ہے لیکن یہ اعتراض غلط ہے کیونکہ کسی شے کی قدامت اس کا عیب نہیں ہے اصل چیز اس کی افادیت ہے اور قرآن و سنت کی افادیت سے کوئی مہذب شخص انکار نہیں کر سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں اسلام کا اقتصادی نظام نافذ رہا اور یہ تمام عرصہ مسلمانوں کے لئے امن و سکون اور خوشحالی کا زمانہ تھا۔

مصادر و مراجع

نمبر ١ – شعب الایمان ، للبیہقی باب الاقتصاد فی النفقة و تحریم أكل المال الباطل جزء خامس حدیث نمبر ٦٨ – ٦٥

نمبر ٢ – أصلاح المال ، لابی بکر بن أبی الدنیا، دارالوفاء ص ٧١

نمبر ٣ – بندہ کا مقالہ برائے ایم فل "اسلام کے نظام اقتصاد کے اردو لٹریچر کا تنقیدی اور تقابلی جائزہ" از پشاور یونیورسٹی

نمبر ٤ – الجمعة – ١٠

نمبر ٥ – المستدرك للحاكم جزء ثانی کتاب البیوع

نمبر ٦ – الجامع الصحیح ، للبخاری ، کتاب الدعوات باب التعوذ من فتنة

نمبر ٧ – سنن ابن ماجه ، للقزوینی ، کتاب الزہد باب فی المکثرین

نمبر ٨ – الترغیب والترهیب ، للمنذری ، کتاب البیوع الترغیب فی الاکتساب بالبیع وغیره

نمبر ٩ – سنن ابن ماجه ، کتاب التجارات باب الاقتصاد فی طلب المعیشة

نمبر ١٠ – اسد الغابه فی معرفة الصحابة ، لابن اثیر جزری ، دارالشعب ج ٢ باب السین صفحه ٢٣٧

نمبر ١١ – سنن ابن ماجه ، کتاب الأدب باب الإحسان إلى المماليك

نمبر ١٢ – السنن الکبری ، للبیهقی ، کتاب الاجارة باب إثم من منع الاجیر اجره صف ٢٦٢

نمبر ١٣ – بانگ درا ، علامه محمد اقبال ، شیخ غلام علی اینڈ سنز کراچی ،

نمبر ١٤ – بنیادی حقوق ، محمد صلاح الدین ، اداره ترجمان القرآن اچهره لاہور صف ١٩٦

نمبر ١٥ – تاریخ الأمم والملوك ، لابی جعفر محمد بن جریر الطبری ، دارالکتب العلمیه بیروت لبنان صف ٥٧٩

نمبر ١٦ – سنن ابی داؤد ، کتاب الأضاحی باب فی حبس لحوم الاضاحی

نمبر ١٧ – سنن الکبری ، للبیهقی کتاب احیاء الموات باب من اقطع قطیعة او تحجیر أرضاً ثم لم یعمرها او لم یعمر بعضها

نمبر ١٨ – احکام شرعیه میں حالات و زمانه کی رعایت ، مولانا تقی امینی صفحه ٣٦

نمبر ١٩ – تفسیر کبیر، للامام فخر الدین رازی ، سورة البقره آیت نمبر ١٧٧

نمبر ٢٠ – المحلی لابن حزم ، دارالکتب العلمیه بیروت لبنان صف ١٠٦

Scanned with CamScanner

ترکی میں اسلام اور سیکولرزم کی کشمکش اور حالیہ انتخابات

محمد ایوب

ترک کی اسلامی ثقافت و تہذیب اسلامی تاریخ کا مستقل اہم باب ہے۔ جہاں ترکی خلافت رہی آج وہاں اس دور کی یادگاریں اسلام کی عظمت رفتہ کے مبین دلائل ہیں لیکن ترک پر یہ زوال کیسے آیا اور آج یہ حالات کیوں کیسے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے لمحہ فکر ہے۔ ذیل کا مضمون روزنامہ جنگ کے حوالہ سے شائع کیا جارہا ہے اس میں افسوس وندامت کے لئے بہت کچھ ہے۔ (ادارہ)

ترکی کے اندر پارلیمانی انتخابات مکمل ہو چکے ہیں۔ حکمران کونسل DGM کا خیال تھا کہ سیکولر خیالات کی حامی کوئی اور پارٹی واضح اکثریت حاصل کرلے گی لیکن صورتحال بالکل مختلف نکلی۔ نگران حکومت کے اقدامات کی بدولت ڈیموکریٹک لیفٹ پارٹی 136 نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی لیکن پارلیمانی بحران سے یہ پارٹی نبرد آزمانہ ہو سکے گی کیونکہ اسے قوم پرست پارٹی MHP کا تعاون حاصل کرنا پڑے گا اور پچھلے چار سالوں میں مخلوط حکومتوں کا قیام وزرائے اعظم کے استعفٰی کے ساتھ ختم ہوتا رہا ہے آئندہ حالات بھی اس سے مختلف نہ ہوں گے۔

اسلام اور سیکولرزم کی جو جنگ کم وبیش تمام مسلمان ممالک میں جاری ہے اس کا ایک مظاہرہ 2 مئی 99ء کو انقرہ میں پارلیمان کے پہلے اجلاس میں ہوا، اس روز نومنتخب اراکین پارلیمان جنہیں ترک باشندے ڈپٹی کہتے ہیں نے حلف اٹھانا تھا۔ سب سے بزرگ رضا سیپ گوگلو صدارت کر رہے تھے اور قاعدے کے مطابق ایک ایک فرد نے مائیک پر آ کر رکنیت کا حلف پڑھنا تھا۔ اخبارات میں خبر گرم تھی کہ ٹیکساس، امریکہ سے کمپیوٹر کی اعلی تعلیم حاصل کرنے والی استنبول شہر سے منتخب رکن پارلیمان مروہ کواکچی (Merve Kavacji) سر پر سکارف پہن کر اسمبلی کی رکنیت کا حلف پڑھیں گی۔ حلف رکنیت کے

لئے نام حروف تہجی کے حساب سے پکارے جا رہے تھے، دوپہر کے بعد جب کہ استنبول شہر کے ارکان کے حلف اٹھانے کا وقت قریب آرہا تھا کہ اچانک مروہ کواکچی سر پر سکارف پہن کر اندر آئیں اور اسمبلی میں اپنی مخصوص نشست پر بیٹھ گئیں، فضیلت پارٹی کے ارکان نے ان کا خیر مقدم کیا جبکہ ڈیموکریٹک لیفٹ پارٹی کے ارکان اور دیگر پارٹیوں کے ارکان نے بھی اس پر شدید احتجاج کرنا شروع کر دیا۔

متوقع وزیراعظم بلند ایجوت اور DSP پارٹی کی دیگر ممبران سپیکر کے پاس گئے اور کہا کہ پارلیمنٹ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ریاست کے قوانین اور ضابطوں کا احترام ہونا چاہیے۔ مروہ کواکچی کا لباس دراصل ایک مخصوص نقطہ نظر پر اسلام پرستوں کی نمائندگی کر رہا ہے اس لئے مروہ کو اسمبلی سے باہر بھیجا جائے اسے حلف نہ اٹھانے دیا جائے اور اسے پارلیمانی آداب کی خلاف ورزی پر سزا دی جائے۔ بلند ایجوت کی پارٹی کی بارہ خاتون ممبران اسمبلی احتجاج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر شخص کو گھر کے اندر اپنی مرضی کا لباس پہننے کا حق حاصل ہے اسمبلی ہال کے اندر نہیں۔

مرلا مستقیم پارٹی کی ملیک حصفہ نے اپنی پارٹی سے فوراً استعفٰی دے دیا اور اپنے استعفٰی کی وجہ یہ بتائی کہ میری پارٹی اتنے اہم موقعہ پر احتجاج نہیں کر رہی ہے۔ حصفہ نے اپنے غصے کا مزید اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں اجلاس کی صدارت کر رہی ہوں تو وہ (مروہ) میری لاش سے گزر کر ہی اسمبلی ہال میں داخل ہو سکتی تھی۔ مروہ کا لباس سیاسی اسلام کا نشان (Emblem) اور سیکولرزم کی بنیاد پر بنے والے جمہوری نظام سے متصادم اس روز اسمبلی میں ہنگامہ مچا ہوا تھا ہر شخص کچھ نہ کچھ کہہ رہا تھا اور کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی

اس موقعہ پر مروہ کواکچی نے اسمبلی کے ہال سے باہر آکر ایک پریس کانفرنس کی اور اس سارے شور کے بارے میں کہا "میرے سکارف کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ

Scanned with CamScanner

یہ سیاسی علامت ہے لیکن یہ سکارف تو میں اپنے عقیدے اور ایمان کی وجہ سے اوڑھتی ہوں اور یہ میرا ذاتی انتخاب ہے، مجھے اسمبلی کی رکنیت کا حلف لینے سے روک دیا گیا۔ آخر کیوں ایسے؟ ترکی میں بین الاقوامی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور ترکی کی حکومت نے ان حقوق کے ان چارٹرز پر دستخط کئے ہیں۔ مجھے میرے بنیادی حقوق سے محروم کر کے ترکی کی حکومت نے انسانی حقوق کے ان چارٹرز پر دستخط کئے ہیں۔ مجھے میرے بنیادی حقوق سے محروم کر کے ترکی کی حکومت نے دنیا کے سامنے ایک بری مثال قائم کی ہے۔ سکارف پہننے سے دستور کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ فضیلت پارٹی نے انتخابات کی مہم کے دوران انسانی حقوق کی واضح طور پر وکالت کی تھی اور میں اپنے علاقہ کے احساس کی نمائندگی کر رہی ہوں"

جس وقت پارلیمنٹ کی پریس گیلری میں مروہ صحافیوں سے بات کر رہی تھی اس وقت پارلیمنٹ ہال کے باہر دونوں تنظیموں سے تعلق رکھنے والے سیکولر خیالات مخالف افراد مظاہرہ کر رہے تھے۔ مطالبہ تھا کہ مروہ کو اسمبلی سے نکال باہر کیا جائے۔

مروہ کے سکارف نے اسمبلی کے اندر ایک بم نصب کرنے کی حیثیت اختیار کر لی۔ انتخابی مہم کے دوران مروہ نے ہمیشہ اپنے سر پر سکارف باندھے رکھا۔ اس کو ووٹ دینے والے اپنی رائے سے اور اس سے آگاہ ہیں کہ اس کے حلقہ کے لوگوں نے اس کو منتخب ہی اس لئے کیا ہے کہ اس کے پارٹی پروگرام کے علاوہ اس کی ذات سے بھی ان کو اختلاف نہیں ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم HD اور مظلوموں کے لئے انسانی حقوق کی مجلس تنظیم نے مروہ کے موقف کی توثیق کی اور کہا کہ جو لوگ لبرل ازم اور سیکولرازم کے علمبردار ہیں آج وہ تنگ نظری پر کیوں اتر آئے ہیں کہ سکارف کی موجودگی میں اسمبلی کی کارروائی ہونی ممکن نہیں سمجھی جا رہی۔ یہ وجہ ہے کہ متعصبانہ

کہ پہلی مرتبہ 23 خواتین اسمبلی میں منتخب ہوئی ہیں ان میں سے دو خواتین کا تعلق فضیلت پارٹی سے ہے۔ مسز لاء مستقیم پارٹی کی ایک منتخب رکن نے کہا کہ آج مروہ کو سکارف پہن کر اسمبلی میں بیٹھنے کی اجازت دے دی گئی ہے تو اگلی مرتبہ وہ سیاہ چادر پہن کر اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گی اس لئے ضروری ہے کہ اس مسئلے کا فوری حل تلاش کیا جائے۔

فضیلت پارٹی کے ممبران کا موقف بالکل واضح ہے ان کا کہنا ہے کہ مذہب سے متعلقہ لباس پر کوئی بھی قانون قابل قبول نہیں ہے۔ سٹیٹ سیکورٹی کونسل DGM نے مروہ کے خلاف اپیل سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔ استغاثہ نے موقف اختیار کیا ہے کہ وہ خاتون ترکی کے Penal code کی دفعہ 312 کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے۔ اس کے اقدام سے لوگوں کے درمیان نفرت اور تقسیم بڑھ جائے گی جس کی قانوناً اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عدالت کے سربراہ دورال سوواس نے کہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ قانون کے مطابق کیا جائے گا۔

فضیلت پارٹی کے موجودہ سربراہ رجائی کوتان جو کہ آئندہ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کا کردار ادا کریں گے نے بھی نو منتخب اراکین اسمبلی خصوصاً ڈیموکریٹک لیفٹ پارٹی کے رویے پر تنقید کی۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون کے مطابق کسی شخص پر مقدمہ چلائے بغیر اس کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ اس صورت میں مروہ کو اسمبلی کا حلف نہ اٹھانے دینا جرم ثابت کئے بغیر سزا دینے کے مترادف ہے اور انصاف اور قانون کی دھجیاں بکھیر دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کس قدر شرمناک بات ہے کہ صرف سکارف پہننے کے جرم میں مروہ کو غیر ملکی ایجنٹ اور بیرونی طاقتوں کا آلہ کار قرار دیا جا رہا ہے۔ صدر مملکت نے ٹیلی ویژن پر آکر مروہ کو غیر ملکی ایجنٹ قرار دیا ہے جو کہ شرمناک بات ہے۔ فضیلت پارٹی اس موقع پر پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس

Scanned with CamScanner

کے مسئلے کو قومی شعار بنا کر پارٹی پر پابندیاں لگانے کی بات کی جائے۔ انہوں نے اس بات کو دہرایا کہ پارٹی کے اندر مکمل جمہوریت ہے، ارکان باہمی مشورے کے بعد کوئی اقدام میں کوئی متنازعہ مسئلہ اٹھانا نہیں چاہتی تھی لیکن پارٹی کو یہ بھی قبول نہیں ہے کہ ذاتی طور پر کرتے ہیں لیکن ہماری ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کے نظام کو نہ چلنے دیا جائے۔

گزشتہ سال حکومت نے ایک نیا قانون متعارف کرایا تھا جس میں سرکاری ملازم خواتین کے لئے لازم تھا کہ وہ مغربی لباس میں دفاتر میں آئیں ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ سر پر سکارف نہ باندھیں تاکہ دفتری فرائض کی ادائیگی میں تاخیر نہ ہو، تب انقرہ یونیورسٹی کی طالبات نے سینکڑوں کی تعداد میں بہت بڑا جلوس نکالا تھا۔ ان جلوسوں میں شرکت کرنے والی طالبات نے سکارف سر پر باندھ رکھے تھے اور اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ ترکی میں پیدا ہونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ اپنے مذہب سے دستبرداری کا اعلان کر دیا جائے۔ مروہ کواکچی کے کانٹے کو نکالنے کے لئی مختلف سیاستدان مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں۔ سب سے پہلا حملہ تو یہ ہے کہ قدامت پرستی اور دستور کی خلاف ورزی کے الزامات لگا کر عدالت کے ذریعے فضیلت پارٹی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ دوسرا حربہ یہ ہے کہ فضیلت پارٹی میں توڑ پھوڑ کو پروان چڑھایا جائے کچھ لوگ حکومت کے مؤقف کی تائید کریں اور سیکولر دستور کی بالادستی کو قبول کر لیں، چھوٹی پارٹیوں کا مؤقف یہ ہے کہ مروہ کو حلف اسمبلی لیتے وقت اور مختلف کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت کے وقت سکارف اتار لینا چاہیے اور باقی اوقات میں سکارف استعمال کر لے۔

اطلاعات کے مطابق مروہ کے خلاف سرکاری ادارے تیزی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ شوہر کے ساتھ ایک سابقہ قضیے کو بنیاد بنا کر مروہ کے خلاف سمن جاری ہو چکے ہیں اور مذکورہ کیس میں مروہ کو گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح صدر مملکت ایک قانون کی منظوری دینا چاہتے ہیں کہ جس کے ذریعے دوہری شہریت رکھنے والے

افراد کو ترکی کی شہریت سے محروم کر دیا جائے گا۔ بلند ایجوت کئی بار یہ کہہ چکے ہیں کہ سیکولر دستور کی پاسداری کے لئے میں ایک ہزار اراکین اسمبلی قربان کر سکتا ہوں۔ اگر مروہ نے سکارف اتار کر حلف نہ اٹھایا تو میں بھی نئی حکومت تشکیل نہ دوں گا۔ مروہ کو اکچی کے موجودہ طرز عمل پر علامہ اقبال کا یہی شعر صادق آتا ہے۔

کھٹکتا ہوں سینہ یزداں میں کانٹے کی طرح

تو صوفی کی صدا اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

دنیا بھر کی نقاب اوڑھنے والی خواتین نے مروہ کواکچی کے اقدام کی تحسین کی ہے اور اسے اسلام کی جرأت مندیبیٹی قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق سلیمان ڈیمرل صاحب نے نئے قانون کے نفاذ کے ذریعے دوہری شہریت کے حامل افراد بشمول مروہ کواکچی کی ترکی کی شہریت ختم کر دی ہے۔

بقیہ صفحہ

علاوہ ازیں اکابرین علماء، مشاہیر زعماء کے دلچسپ و حیرت انگیز مضامین اور تعریفی شذرات کے ذریعے حضرت جہلمیؒ کی شخصیت و کردار، کارناموں، حیات و خدمات، خلوص و للہیت کو بیان کر کے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی رحمہ اللہ مضجعہ کی رفاقت میں قید و بند کی صعوبتوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے ہر ایک مضمون تزکیہ نفس اور رجوع الی اللہ کا باعث ہے۔

آخر میں ادارہ حکیم حافظ محمد طیب کو ہدیہ تشکر پیش کرتا ہے کہ وہ نسل نو کو ایک فکری غذا بہم کر کے تاکہ وہ اپنے فکر و عمل سے مسلمانان ملت کو خواب غفلت سے بیدار رکھے۔ عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح کی کتب کی اشد ضرورت ہے یقیناً قارئین کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔ اللہ تعالی ادارہ، ماہنامہ حق چاریار کے اس کاوش کو قبول فرما کر حضرت جہلمیؒ کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

انتقال پر ملال

جامعہ عثمانیہ کی وقف کنندہ زوجہ حاجی مستقیم مرحوم کی رحلت

مفتی ذاکر حسن

العصر کے قارئین یقیناً" جامعہ عثمانیہ کی کارکردگی سے بخوبی واقف ہوں
جامعہ عثمانیہ الحمد اللہ بڑے پر وقار اور صحیح منہج پر ظاہری اور معنوی ترقیوں کی
گامزن ہے اور حلقہ تعارف و تعاون دن بدن بڑھ رہا ہے یہ بات بھی قارئین کو معلوم
کہ اس کے بانی اور روح رواں حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن مدظلہ ہیں لیکن یہ بات
بہت کم حضرات جانتے ہوں گے کہ اس مقدس نبویؐ مشن اور تحریک کا اصل محرک
ہے کس کے دل میں اول یہ داعیہ اور جذبہ پیدا ہوا کس نے یہ چراغ جلایا جس نے
طرف روشنی پھیلانی شروع کردی - جامعہ عثمانیہ کی اصل بانیہ اسلامی تاریخ کی ایک
قسمت خاتون زوجہ حاجی مستقیم خان مرحوم ڈھیری باغبانان پشاور ہے جس نے خاوند
ایصال ثواب کی خاطر انتہائی فیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جامعہ عثمانیہ کی مسجد اور چند کم
بنائے جب مسجد کی چھت کی تعمیر کا مرحلہ آیا تو اس کے لئے اپنا زیور بیچ دیا اس کے
مسجد اور کمروں کی تعمیر کے لئے دس مرلہ زمین بیچ دی اس کے بعد دوبارہ جامعہ سے ملحق
آٹھ مرلہ مکان مدرسہ کے لئے وقف کردیا - جامعہ عثمانیہ نام مفتی صاحب کا تجویز کردہ
مسجد اور کمروں کی تعمیر اگرچہ مکمل نہ تھی لیکن مسجد میں نماز با جماعت باقاعدہ شروع ہو
تھی لیکن اس خوش بخت خاتون کا پختہ عزم تھا کہ یہ تعمیر کسی ایسی شخصیت کے حوالے
جائے جو مدرسہ بنانے اور چلانے کا اہل ہو چنانچہ آج سے سات سال قبل اس کا مخلص
نیک جذبہ اپیل کی درخواست لئے ہوئے چند واسطوں کے ذریعے مولانا مفتی غلام الرحمٰن
صاحب تک پہنچ گیا - حضرت مفتی صاحب اس وقت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مدرس
اور مفتی تھے - کافی استخاروں اور مشوروں کے بعد مدرسہ چلانے اور بنانے کی حامی بھرلی
عورت کے اخلاص کو جس مخلص کی تلاش تھی اس نے اللہ کا نام لے کر اس
ادارے کو چلانا شروع کردیا اور اب اللہ کے فضل سے اس ادارہ نے پھل دینا شروع کر

ب انشاء اللہ بہت جلد ملکی سطح کے بڑے جامعات کی صف میں شامل ہو جائے گا -
بہرحال یہ نیک خاتون کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 6 محرم الحرام 1420ھ
بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب میں بوقت ساڑھے دس بجے انتقال کر گئیں - انا للہ و
انا الیہ راجعون
مرحومہ بلڈ پریشر اور شوگر کی مریضہ تھیں، بینائی بھی کمزور تھی، عمر تقریباً" 85
سال تھی - مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں اور شوہر کا انتقال تقریباً" 23 سال قبل ہوا تھا ان کے
شوہر نے حاجی محمد حسین کو منہ بولا بیٹا (لے پالک) بنایا جو جامعہ عثمانیہ کی شوریٰ کا رکن
ہے - مفتی صاحب اور زوجہ حاجی مستقیم صاحب کے مابین مدرسہ کی سپردگی کے بارے میں
اصل رابطہ اور سفیر بھی حاجی محمد حسین ہیں - حالت نزع کے وقت بھی محمد حسین صاحب
مرحومہ کے سرہانے بیٹھ کو تلاوت میں مصروف تھے، مرحومہ پر بدھ کے روز ظہر کے بعد بے
ہوشی طاری ہوئی اس سے قبل بار بار زبان پر جاری تھا کہ یا اللہ میری توبہ -
مرحومہ نے نہ صرف جامعہ عثمانیہ وقف کیا بلکہ اپنے محلہ کی مسجد کی تعمیر میں بھی
بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس کے علاوہ بھی غرباء کی مدد کیا کرتی تھی - غرباء کی امداد میں اپنے
پرائے کی تمیز نہ تھی - پڑوسی کے ساتھ انتہائی اچھا سلوک تھا، اسلامی تاریخ میں ہمیں فیاض
عورتوں کے واقعات ملتے ہیں حضرت ام سلیمؓ نے اپنا نخلستان خاص رسول اللہؐ کے لئے
وقف کردیا تھا - حضرت عائشہؓ اس قدر فیاض تھیں کہ جو کچھ ہاتھ آجاتا اس کو صدقہ کر
دیتی تھیں حضرت اسماءؓ کل کے لئے کچھ نہیں رکھتی تھیں روز خرچ کردیا کرتی تھیں -
ازواج مطہرات میں حضرت زینب بنت جحش نہایت فیاض تھیں وہ اپنے ہاتھ سے چمڑے کی
دباغت کرتی تھیں اور جو کچھ آمدنی اس سے ہوتی تھی مساکین کو دے دیتی تھیں - ایک بار
حضورؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہوگا وہ مجھ سے سب سے پہلے
ملے گی اس بناء پر ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ناپتی تھیں - حضرت زینب کے ہاتھ سب سے
چھوٹے تھے لیکن جب سب سے پہلے ان کا انتقال ہوا تو ازواج مطہرات کو معلوم ہوا کہ لمبے
ہاتھ سے فیاضی مراد تھی -
مرحومہ نے 1983ء اور 1985ء میں عمرہ کی سعادت کے ساتھ پورا رمضان

Scanned with CamScanner

حرمین شریفین میں گزارا پھر 1990ء میں حج کی سعادت حاصل کی ان اسفار میں حاجی محمد حسین صاحب ان کے ساتھ تھے - صوم و صلوۃ کی بڑی پابند تھی - سارا وقت ذکر اللہ میں گزرتا تھا لیکن موت سے کسی کو رست گاری نہیں بالاخر یہ قابل فخر اور قابل تقلید پارسا اور فیاض عورت تقریبا" 85 سال کی عمر میں اللہ کو پیاری ہوگئیں نماز جنازہ حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب نے پڑھائی اور جامعہ عثمانیہ کے تمام طلباء اور اساتذہ کرام نے نماز جنازہ میں شرکت کی - مرحومہ اس لحاظ سے بڑی خوش قسمت تھیں کہ وہ اپنے پیچھے ایک انمٹ نشانی باقیات صالحات کی شکل میں چھوڑ گئی جس کا فیض عام و خاص کے لئے انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا اس سے میری مراد گلشن نبویؐ جامعہ عثمانیہ ہے یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہے جس کی مثال نہیں ملتی - بہت لوگ نیکیاں کر رہے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں لیکن مرحومہ کی نیکی (جامعہ عثمانیہ) میرے خیال میں قابل تقلید اور قابل فخر ہے - وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے جامعہ عثمانیہ اور اسلامی تاریخ میں اس نیک' پارسا اور فیاض عورت کا نام ہمیشہ کے لئے ہوگیا - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کی اس نیکی کو قبول فرما کر ابدی خوشیوں سے مالا مال کردے - اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نیکیوں کی توفیق عطا فرما کر خاتمہ بالخیر فرمائے ہمارا ادارہ العصر اور جامعہ عثمانیہ اس جانکاہ صدمہ میں مرحومہ کے بہن بھائی' دیگر خاندان خصوصا" حاجی محمد حسین کے ساتھ پوری طرح شریک ہیں -

تبصرہ کتب

مولانا حسین احمد

امام ابو حنیفہ کی محدثانہ حیثیت
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
186
المکتبہ العملیہ دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی شخصیت ائمہ فقہاء میں اس لحاظ سے بڑی مظلوم ہے کہ کتاب اللہ کے بعد احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غور و فکر کا محور بنا لینے' ان سے مسائل فقیہ کا استخراج کرنے اور اپنی پوری زندگی اس کی خدمت کے لئے تج دینے کے باوجود ان پر علم حدیث سے بے بہرہ ہونے اور حدیث پر اپنی رائے اور قیاس کو ترجیح دینے کے بے حقیقت الزام اس شد و مد سے لگائے گئے کہ خود امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو اپنی حیات میں بعض اوقات اپنی صفائی پیش کرنی پڑی اور بعد میں بھی ہر زمانے میں امام صاحب کی شخصیت کو داغ دار کرنے کی سعی کرنے والوں اور ان کی جانب سے دفاع کرنے والوں کا سلسلہ جاری رہا - احناف کے علاوہ دوسرے مسالک کے منصف مزاج حضرات نے بھی امام صاحب کے دفاع میں کتابیں لکھیں -

اس حقیقت سے کون باخبر انکار کر سکتا ہے کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے فقہ کا علم حاصل کرنے کے بعد امام اعظم رحمہ اللہ علم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور شعبی رحمہ اللہ' قتادہ رحمہ اللہ' عطاء ابن ابی رباح رحمہ اللہ' شعبہ رحمہ اللہ اور عکرمہ رحمہ اللہ جیسے حفاظ اور جلیل القدر محدثین سے علم حدیث حاصل کیا اور نہ صرف یہ کہ انہوں نے علم حدیث حاصل کیا بلکہ بڑے بڑے لوگوں نے ان کے سامنے علم حدیث حاصل کرنے کے لئے زانوئے تلمذ تہہ کئے - علی بن المدینی کے بقول سفیان ثوری رحمہ اللہ' عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ' حماد بن زید رحمہ اللہ اور وکیع ابن جراح رحمہ اللہ جیسے محدثین امام صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ امیرالمومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ بھی بالواسطہ امام اعظم رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں مگر امام

Scanned with CamScanner

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قصور یہ ہے کہ آئین شریعت کی تشکیل و ترتیب کے لئے انہوں
احادیث میں غور و خوض کرکے مسائل فقہیہ کا استخراج و استنباط شروع کردیا جس کا اس
میں زیادہ رواج نہ تھا - احادیث ہی کی روایت' ان کی صحت کا التزام اور ان پر نقد
ہی اس دور کا امتیاز تھا -

فقہ حنفی کو جب تابعین اور تبع تابعین کے دور میں زبردست مقبولیت حاصل ہوئی
تو یہی کمال احناف کے لئے موجب نقصان بن گیا اور ہر طرف سے الزامات کی بوچھاڑ
شروع ہوئی - ترک حدیث اور مداخلت رائے کا الزام لگایا گیا اور مخالفین نے اپنی ترکش کے
تمام تیر چلا دیئے اگرچہ بعد میں دوسرے ائمہ فقہاء نے بھی قرآن و حدیث سے مسائل
مستنبط کئے مگر " البادی اظلم " کے مصداق گنہگار احناف ہی ٹھہرے -

موجودہ دور میں امام صاحب پر طعن و تشنیع کرنے والوں کی زبانیں کچھ زیادہ ہی
دراز ہوگئی ہیں اور وہ تحریر وہ تقریر میں اس آسمان علم و فضل کے بارے میں حدیث سے
بے خبری کا پروپیگنڈہ زور و شور سے کر رہے ہیں اگرچہ آسمان پر تھوکنے والوں کی تھوک ان
ہی کے چہروں پر آتی ہے مگر پھر بھی انہیں مسکت جواب دینے اور امام صاحب کی حدیث
دانی کو ثابت کرنے کی ضرورت تھی -

اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب کو جنہوں نے امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی محدثانہ حیثیت کو معتبر ماٰخذ سے ثابت کرکے اس ضرورت کو پورا کردیا -

" امام ابو حنیفہ کی محدثانہ حیثیت " دراصل دوسری بنوں فقہی کانفرنس کے لئے
ان کا تحریر کردہ تحقیقی مقالہ ہے جس نے اچھی خاصی کتاب کی شکل اختیار کرلی ہے
موصوف نے نہایت عدل و انصاف کے ساتھ شستہ زبان میں دلیل کی بنیاد پر بات کی -
اور کہیں بھی متانت اور سنجیدگی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا - اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش
قبول فرمائے اور بے جا تنقید کرنے والوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا دے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ کا نام: ماہنامہ "حق چاریار" کا مولانا عبدالطیف جہلمی نمبر
مدیر مسئول: حکیم حافظ محمد طیب - صفحات ۳۴۰

حافظ محمد سعید درجہ سادسہ

جس باغ کی نکہت سے معطر تھیں فضائیں
ہے مرثیہ خواں اس پر پھولوں کی زبان آج

اس گلستان عالم میں حاملین علوم نبوت نے شمع علم و عرفان ہمیشہ فروزاں رکھی جس کی
ضوء منور سے مسلمانان عالم کے قلوب مستفید ہو رہے ہیں - ہمیشہ سے علماء ربانیین اپنی
خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر کفر و الحاد اور بدعات و سیئات کی باد سموم سے ملت
اسلامیہ کے تحفظ کا فریضہ خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی طاغوتی جبر
و استبداد کے سامنے سینہ سپر ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے بر سر پیکار رہیں - ایسے ہی یگانہ و
روزگار ہستیوں میں دار العلوم دیوبند کے تربیت یافتہ علماء اہل سنت کا شمار ہوتا ہے - ان
علماء حق کا ہمیشہ سے یہ طرہ امتیاز رہا کہ ان کے عمل کی جولان گاہ کبھی ایک نہیں رہی - وہ
بیک وقت مختلف میدانوں کے شاہسوار رہے ہیں اگر وہ ایک طرف درس و تدریس، افادہ و
استفادہ میں مشغول رہے تو دوسری طرف تصنیف و تالیف کے ذریعہ علوم و معارف کے
بیش قیمت خزانوں سے ملت کو نوازتے رہے ہیں اور اگر ایک طرف ان کی وعظ و خطابت،
دعوت و ارشاد سے ممبر و محراب سے صدائے حق و صداقت گونجتی رہی تو دوسری طرف
میدان حرب و ضرب میں جان سپاری اور جان بازی کی داد و تحسین بھی حاصل کرتے رہے

Scanned with CamScanner

۔غرض علماء اہل سنت شریعت و طریقت، سیاست و قیادت سب کے جامع تھے اور
جامعیت نے انہیں ابناء زمانہ کی نگاہ میں بہت بلند مقام عطاء کیا اور ان کی عظمت ...
کے سامنے سب سرنگوں رہے۔

اسی قافلہ صدق و صفا کا ایک راہرو، ایک فرد فرید حضرت مولانا عبداللطیف
جہلمی" بھی تھے جن کی خلوتیں ذکر اللہ سے منور اور جلوتیں اتباع شریعت سے معمور
تھیں۔ موصوف کی زاہدانہ و مجاہدانہ زندگی جہد مسلسل، علم و عمل اور زہد و تقویٰ کی
روشن کتاب تھی جس کی ہر سطر آنے والی نسل کیلئے درس عمل اور اسوہ حسنہ ہے آپ
اس لادینی اور مادی دور میں جس طرح دینی علمی و عملی خدمات کے ذریعے انسانیت کے
جن اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا دنیا اس پر ہمیشہ فخر کرے گی۔ موجودہ دور میں جبکہ ہر طرف
فتنہ ہی فتنہ نظر آرہا ہے۔ نسل نو کی تباہی و بربادی ہو رہی ہے دن بدن ان کا مستقبل
تاریک بنایا جارہا ہے نئی نسل مغرب تہذیب کی دلدادہ ہے۔ یہ جہاں یہودی ثقافت و گھ
فحش رسالے، لٹریچر اور ناولوں سے باخبر ہے وہاں اپنے ایمان اور دین اسلام کی تعلیمات
کھو چکی ہے اور انہیں ذرا برابر بھی یہ علم نہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں یا راہ جہنم اختیار کے
ہوئے ہیں۔ تو ایسے ہی پر فتن دور میں ماہنامہ "حق چاریار" کا مولانا عبداللطیف جہلمی
نمبر ایک مبارک اقدام ہے نسل نو کیلئے ایک نمونہ عمل اور کردار کا اسوہ ہے ایسے ہی
لٹریچر سے آئندہ نسل کو انشاء اللہ فکری غذا ملے گی۔

مدیر مسئول نے ابتداء کتاب میں اکابر اہلسنت، ارباب علم و دانش، بر اعظم ایشاء کے
عظیم اسلامک یونیورسٹی "دارالعلوم دیوبند" کے فیض یافتہ علماء کی دو مشہور و منظم سیا
جماعتوں یعنی جمعیت علماء ہند، اور جمعیت علماء اسلام کا تعارف، دستور العمل اور توضیح
مقاصد کرتے ہوئے ان کی بعض دینی و قومی خدمات کا ذکر کرنے کے بعد تقسیم ہند کے
بارے میں ان دونوں جماعتوں کے سیاسی اور اجتہادی اختلاف پر حیرت انگیز واقعات و
مشاہدات کی روشنی میں ایک مفصل اور تسلی بخش تبصرہ کیا ہے۔ بقیہ صـ 41

Scanned with CamScanner